عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۱۶ تا ۲۳/ مارچ ۲۰۰۵ء مطابق ۷ تا ۱۳/ صفر ۱۴۲۶ھ | شمارہ: ۱۱

قیمت ۸ روپے

امیر بحر و بر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ختم نبوت اور علامہ اقبالؒ

جب میں نے اسلام قبول کیا

امریکا میں مذہب اور مسلمان

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

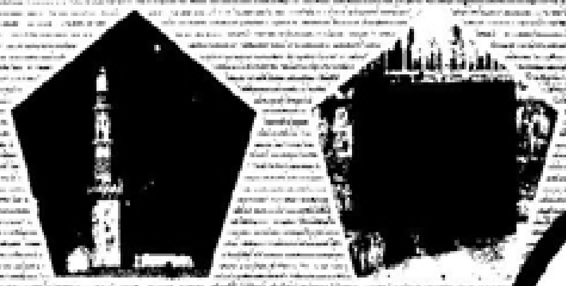

آپ کے مسائل

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

کلمہ شہادت اور قادیانی:

س:.....آپ سے ایک مرتبہ ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ کسی غیر مسلم کو مسلم بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا تھا کہ:

"غیر مسلم کو کلمہ شہادت پڑھادیجئے' مسلمان ہوجائے گا۔"

اگر مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ شہادت پڑھ لینا کافی ہے تو پھر قادیانیوں کو باوجود کلمہ شہادت پڑھنے کے غیر مسلم کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ ازراہ کرم اپنے جواب پر نظر ثانی فرمائیں۔ آپ نے تو اس جواب سے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔ قادیانی اس جواب کو اپنی مسلمانی کے لئے بطور سند پیش کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں گے اور آپ کو بھی خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا؟

ج:.....مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنے کے ساتھ ساتھ خلاف اسلام مذاہب سے بیزار ہونا اور ان کو چھوڑنے کا عزم کرنا بھی شرط ہے۔ یہ شرط میں نے اس لئے نہیں لکھی تھی کہ جو شخص اسلام لانے کے لئے آئے گا' ظاہر ہے کہ وہ اپنے سابقہ عقائد کو چھوڑنے کا عزم لے کر ہی آئے گا۔ باقی قادیانی حضرات اس سے فائدہ نہیں اٹھاسکتے کیونکہ ان کے نزدیک کلمہ شہادت پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے اور ان کی بیعت کرنے میں شامل ہونے سے "مسلمان" ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا نے انہیں یہ الہام کیا ہے کہ:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (تذکرہ طبع جدید ص۳۳۶)

نیز مرزا قادیانی اپنا یہ الہام بھی سناتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (مرزا کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادے مرزا محمود صاحب لکھتے ہیں:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص۳۵)

مرزا صاحب کے منجھلے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا' یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر' بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

قادیانیوں سے کہئے کہ ذرا اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر بات کیا کریں۔

☆☆......☆☆

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۱۱ ۱۷ تا ۲۳ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۷ تا ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

بانی

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا نذیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلال پوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل و ترئین: محمد ارشد مرحوم، محمد فیصل عرفان

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ...... ہزاروں افراد کی شرکت	(اداریہ)	4
ختم نبوت اور علامہ اقبالؒ	(مولانا عبدالستار خان نیازی)	6
امیر بحر و بر سیدنا امیر معاویہؓ	(مفتی عبد الحقیق)	10
میں نے جب اسلام قبول کیا	(محترم بلال احمد)	13
امریکا میں مذہب اور اسلام	(پروفیسر محسن عثمانی)	16
حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ	(مولانا اللہ وسایا)	20
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		23
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 / اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان۔ فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷ Hazori Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰ Jama Masjid Bab-ur-Rahmat (Trust) Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ

اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ...... ہزاروں افراد کی شرکت

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج کے خلاف ملک بھر میں جاری احتجاجی مہم کے سلسلے میں اسلام آباد میں ۹/مارچ کو ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا' جس میں ملک کی اعلیٰ مذہبی قیادت سمیت ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مظاہرے میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے اور قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ کے سدباب کو یقینی بنائے۔ اسلام آباد میں ہونے والا یہ عظیم الشان مظاہرہ بلاشبہ اسلام آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا مظاہرہ تھا۔ مظاہرے کی قیادت قاضی حسین احمد' حافظ حسین احمد' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا اللہ وسایا' لیاقت بلوچ' مولانا حامد الحق حقانی' ابتسام الٰہی ظہیر' جلیل نقوی' مولانا عبدالمالک' صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر' سردار محمد خان لغاری' حکیم قاری گل رحمٰن اور دیگر رہنماؤں نے کی۔ مظاہرے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' متحدہ مجلس عمل میں شامل جماعتیں' مسلم لیگ (ن)' مجلس احرار اسلام' وفاق المدارس العربیہ' جمعیت اہلسنت اور دیگر جماعتوں نے شرکت کی۔ اسلام آباد کے مدارس میں علمائے کرام کی جانب سے عام تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا' تاکہ مظاہرے کو کامیاب بنایا جاسکے' اس وجہ سے مظاہرے میں مدارس کے ہزاروں طلباء نے شرکت کی۔ لوگوں نے ملک بھر سے قافلوں کی شکل میں مظاہرے میں شرکت کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ' ناموس رسالت کے دفاع اور فتنہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کے عظیم اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ تمام مکاتب فکر کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مشترکہ مطالبہ' اس خانہ کے اخراج کے خلاف زبردست احتجاج اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی اور فتنہ قادیانیت کے سدباب کیلئے اپنا تن من دھن قربان کر دینے کے عزم کا عملی اظہار تھا۔ مظاہرے کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے دن رات ایک کر دیے۔

مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف اور متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ اگر یہی صورتحال رہی تو کل صدر اور وزیراعظم کے عہدے کے حلف سے بھی ختم نبوت کے عقیدے کو ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کی قیادت ختم نبوت کانفرنس کے فیصلوں پر عمل کرتے ہوئے منزل کے حصول تک جدوجہد جاری رکھے گی۔ متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد نے مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکال کر قادیانیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور جبکہ مختلف ترامیم کے ذریعہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کو غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ اس موقع پر قاضی حسین احمد نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرانے کے لئے ملک بھر میں مظاہرے کرنے کا اعلان کیا۔ حافظ حسین احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کے کالم کا اخراج اور پاسپورٹ کے سرورق سے "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے الفاظ ہٹانا گہری اور خوفناک سازش پر عملدرآمد کا آغاز ہے۔ مولانا اللہ وسایا اور دیگر قائدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسے کسی قانون کو تسلیم نہیں کرتے جس سے تحفظ ختم نبوت یا ناموس رسالت پر حرف آتا ہو۔ ہمارا حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے اور اب تک جتنے پاسپورٹ مذہب کے خانہ کے بغیر طبع ہو کر جاری ہو چکے ہیں' انہیں منسوخ قرار دیا

جائے اور انہیں عوام سے واپس حاصل کر کے انہیں تلف کیا جائے۔ نیز قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کے لئے اختیار کئے گئے اس جرم کے مرتکب افراد کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مظاہرے کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔

دوسری طرف حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں۔ وفاقی کابینہ کا اجلاس ۹ مارچ کو وزیراعظم شوکت عزیز کی سربراہی میں ہوا' جس میں دیگر امور سمیت پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کابینہ کے اجلاس کے بارے میں صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس ضمن میں وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کی سربراہی میں قائم کی گئی کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے' جونہی رپورٹ آئے گی اس بارے میں کابینہ فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ختم نبوت کا مسئلہ ہے' ہر مسلمان کا یہ کامل یقین ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' اس بارے میں قانون موجود ہے' اس میں کوئی ترمیم نہیں ہو رہی اور نہ ہی کریں گے۔ بعض اخبارات نے ان سے یہ الفاظ بھی منسوب کئے کہ راؤ سکندر کمیٹی کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے کوئی ڈیڈ لائن نہیں دی گئی۔

ان سطور کے لکھے جانے تک صورتحال یہ ہے کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کرنے کے اعلان سے گریز کر رہی ہے۔ وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کی سربراہی میں قائم کمیٹی کی اس بارے میں اپنی رپورٹ پیش کرنے میں غیر معمولی تاخیر سمجھ سے بالاتر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل ہونے سے روکنے کا مطالبہ ارباب اقتدار کی عقل میں نہیں آ رہا۔ روزانہ بے شمار نئے پاسپورٹ جاری ہو رہے ہیں' جن میں مذہب کا خانہ شامل نہیں۔ نہ جانے کتنے قادیانی ان پاسپورٹوں کے ذریعہ حرمین شریفین کے تقدس کی پامالی کے جرم عظیم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ اسے مذہب کے خانہ کے بغیر طبع ہونے پاسپورٹ کے تلف کئے جانے میں تو روپے کا زیاں معلوم ہوتا ہے لیکن بسنت کے نام پر غیر اسلامی تہوار میں خرچ کئے گئے اربوں روپے نہ معلوم کیوں کارآمد معلوم ہوتے ہیں؟ واضح رہے کہ اب تو اخبارات و جرائد بھی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی پر زور دے رہے ہیں۔ معاصر روزنامے جنگ نے اپنے ایک اداریہ میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> "پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کا مسئلہ کئی ماہ گزر جانے کے باوجود حل نہیں ہوا۔ خانے کے خاتمے کے خلاف اگلے روز ملک گیر سطح پر احتجاج بھی ہوا۔ اس سے پہلے بھی بعض مذہبی جماعتیں حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے پر احتجاج کر چکی ہیں۔ اس حوالے سے حکومت کو اپوزیشن اور خاص طور پر مذہبی جماعتوں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حکمران جماعت کے بعض عہدیداروں اور بعض وزراء کے بیانات سے یہ تاثر بھی پیدا ہوتا رہا کہ اس مسئلے پر حکومتی حلقوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور مسلمانوں کی بھاری اکثریت کے حوالے سے مذہب کے خانے کی بحالی کوئی ایسا مطالبہ نہیں جس پر حکومت یا کسی دوسرے حلقے کو اعتراض ہو بلکہ مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے اور اس معاملے میں لیت و لعل کرنے سے خود حکومت کے موقف کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ بعض مذہبی جماعتوں کا کہنا ہے کہ حکومت نے کسی بیرونی دباؤ کے تحت یہ خانہ ختم کیا ہے ورنہ پہلے سے پاسپورٹ میں موجود ایک خانے کو ختم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بہتر ہوگا کہ حکومت اس سلسلے میں عوامی جذبات اور مملکت کے نظریاتی تقاضوں کا احترام کرتے ہوئے یہ خانہ بحال کر کے بحث کو ختم کر دے۔" (روزنامہ جنگ کراچی یکم مارچ ۲۰۰۵ء)

حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلہ کو عوامی امنگوں کے مطابق فوری طور پر حل کر کے مسلمانان پاکستان میں پائی جانے والی بے چینی اور تشویش کا خاتمہ کرے۔ اس فیصلے سے ملک میں انتشار و انارکی کا خاتمہ ہوگا۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی دوبارہ شمولیت عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی اور قادیانیت کے زوال کا سبب بنے گی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اسلام آباد میں مسلمانوں کے اس عظیم الشان مظاہرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر کے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرے گی اور خانہ کے اخراج جیسے غلط اور غیر آئینی مشورے دینے والے عناصر کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔

ختمِ نبوّت اور علامہ اقبالؒ

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں' وہی فرقاں وہی یٰسیں' وہی طٰہٰ

عقیدۂ ختمیت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اہل علم و معرفت نے ہزار ہا صفحات پر اپنے خیالات پیش کئے ہیں' اور سب کا نقطۂ ماسکہ یہی رہا کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت چونکہ تا قیام قیامت ہے اور قرآن پاک کی اس مشہور آیت:

"تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔"

ترجمہ: "بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر تا کہ وہ تمام جہانوں کے لئے نذیر ہو۔"

میں (۱) منصب نبوت' (۲) اختیار نبوت' (۳) سلطنت نبوت' کو شامل کیا گیا ہے اور صحیح مسلم شریف میں خود ہادیٔ برحق نے: "ارسلت الی الخلق کافۃ" (میں اللہ کی تمام کائنات کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں) میں وضاحت فرما کر تمام جہانوں اور تمام جہانوں کی مخلوقات کے لئے نبوت کے حیطۂ اختیار و اقتدار کی لامتناہی وسعتوں پر نیابت الٰہی کا حکم لہرا دیا ہے۔ اس لئے کسی مخلوقات کے لئے چاہے وہ جنات ہوں' ملائکہ ہوں یا اور مخلوق' گنجائش باقی نہیں رہی کہ وہ بجز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے کوئی منصب اختیار کر سکے کیونکہ تمام عالم کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں علم کے ممکنہ طرق و سُبل کھول کر انہیں توحید کے دروازے سے گزرنے کا پابند بنایا' وہاں اس دروازے کی کلید اقرار رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرمایا۔

انسان ضعیف البنیان کو کائنات کے تمام اسرار و رموز سے دوچار ہونے کی اجازت بھی صرف اسی شرط پر ملی کہ ظاہر و غیب کے دریچے کھول دینے والے پیغمبر کی سنت کا دامن کسی حالت میں ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

بہر حال امکانی لحاظ سے جناب خاتم النبیین

مولانا عبدالستار خان نیازی

صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر تمام دروازے اس طرح کھلے ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل جن مسائل کو وحی سے حل کرنے کے محتاج تھے وہ آج امت محمدی کے علماء اتباع سنت محمدی کے ذریعے حل کر سکتے ہیں' لیکن حصول کمال و ترقی مقامات کے ان لامحدود امکانات میں اپنی ہستی گم نہ کر بیٹھے اور ہدایت کے بجائے گمراہی سے بچنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ حضور خاتم النبیین و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو زندگی اور آخرت کے ہر شعبے میں ہر پہلو سے تسلیم کر لیا جائے۔ حضرت علامہ علیہ الرحمۃ نے اسی حقیقت بالغہ کو اپنے مشہور شعر:

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

میں بیان فرما کر نہ صرف روح خاتمیت کو اجاگر کیا ہے' بلکہ انکار و ابہام خاتمیت پر بھی لعنت و پھٹکار کی قدغن لگا رکھی ہے۔ متکلم اسلام حکیم شریعت حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی نے اس جامعیت کو امتناع نظیر کی بحث میں واضح کیا تھا اور نباض فطرت' شاعر بے بدل اسد اللہ خان غالبؔ نے بھی ان سے ہی فیضیاب ہو کر:

مقصد ایجاد ہر عالم یکے است
گر چہ صد عالم بود خاتم یکے است

میں حضرت علامہ کے عقیدۂ خاتمیت کو شرح صدر کے ساتھ تقریباً ایک صدی پہلے بیان کر دیا تھا' افسوس کہ ایک ایسا عقیدہ جس کے دوسرے پہلو پر بحث و تمحیص کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے کفر قرار دیا تھا' ہمارے برصغیر میں بحث و نظر کا موضوع بنا رہا' اور آج بھی دجل و تلبیس کے علمبردار خاتم نبوت کے عقیدے میں منافقانہ آمیزش کرتے ہوئے جسد ملت کو زار و زبوں کرنے کے لئے اپنی سازشوں میں مصروف ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اس مسئلے کے متعلق وہ کچھ کہہ دیا ہے کہ توجیہات کے انبار لگا دینے کے باوجود بھی کوئی سلیم الطبع انسان گمراہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت علامہؒ نے اس مسئلے کو صرف فقہی مسائل قرار نہیں دیا بلکہ اس کے دائرہ گیرائی کو ساری ملی زندگی پر حاوی کر دیا اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ پوری ملت کے استحکام و بقا کا

مسئلہ ہے اور ہم ان کے ارشادات کی روشنی میں ثابت کر سکتے ہیں کہ پاکستان کی سالمیت بھی عقیدۂ ختم نبوت سے ہی وابستہ ہے۔

دین کے عام فہم معانی بھی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو زندگی اور آخرت کے ہر مسئلے میں آخری حجت تسلیم کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ملت کے اجماعی مطالبے کی بنا پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر آئین میں قرآن و سنت کو قانون سازی کا سرچشمہ قرار دیا جاتا رہا۔

ان حالات میں پاکستان کی سالمیت برقرار رکھنے کی خاطر پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس نبی پر نازل ہونے والی کتاب اور کس نبی کی سنت آئین و قانون کا سرچشمہ ہے؟

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

کی رو سے ختم نبوت کا مسئلہ صرف عقائد کا مسئلہ نہیں ہے' پاکستان کے آئین کا مسئلہ ہے۔ یہ پاکستان کے مختلف صوبہ جات کو ایک دوسرے سے پیوست کرنے یا ایک دوسرے سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کرنے کا مسئلہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ پاکستان کو بھارت سے جدا رکھنے یا بھارت کے ساتھ واپس ملحق کر دینے کا مسئلہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ ہر پاکستانی خاندان کے اندر نسب اور صلہ رحمی کے رشتے قائم رکھنے یا منقطع کر دینے کا مسئلہ ہے بلکہ بحیثیت ایک مسلمان کے اس کی شخصیت کو قائم رکھنے یا دیوانے کے خواب کی طرح اس کی شخصیت کے مختلف اجزا کو ایک دوسرے سے برسر پیکار کر کے اس کی اخلاقی اور ذہنی موت وارد کر دینے یا توحید و خاتمیت سے اس کو باغی بنا دینے کا مسئلہ ہے۔

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ کسی شاعر کی مبالغہ آرائی یا کسی واعظ کی محفل آرائی نہیں' تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ جس دن سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ سے حکومتِ وقت نے مجرمانہ غفلت برتی ہے اس دن سے مشرقی پاکستان گھناؤنی سازشوں سے ہمارے جسد ملت سے کاٹ دیا گیا ہے۔ جس زبان کو ہم جاہلانہ عصبیت کا نام دیتے تھے وہ گمراہ نسل کا مرغوب نعرہ بنتا جا رہا ہے' اور لسانی فسادات نے وحدت ملی کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ اس لئے ہم حضرت علامہؒ کے اس احسان عظیم کو کہ انہوں نے عقیدۂ خاتمیت کی وکالت میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس صدی میں کسی فلسفی سے نہ ہو سکا تھا' فراموش نہیں کر سکتے۔

آج تک جدید تعلیم یافتہ گروہ جس سے حضرت علامہ کو بھی بجا شکوہ ہے' اس نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر ابھی تک غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظِ نفس کے جذبے سے بھی عاری کر دیا ہے۔ بعض ایسے نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمان غیرت ملی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہمیں رواداری کا مشورہ دیتے ہیں' اگر کوئی غیر مسلم (ہربرٹ ایمرسن وغیرہ) رواداری کا مشورہ دے تو وہ معذور ہے کیونکہ اس نے ایک مختلف تمدن میں نشوونما پائی ہے' اس لئے اتنی ژرف نگاہی دشوار ہے کہ وہ اسلامی تمدن کی اہمیت کو سمجھ سکے۔

حضرت علامہ اقبالؒ نے جس خطرے کی نشاندہی کی تھی وہ آج فتنہ بن چکا ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ حکومت وقت نے نہ صرف اس خوفناک فتنے کی جارحیت کے سامنے مسلمانوں کو بے دست و پا بنا دیا ہے بلکہ پراسرار طریقے سے اس کی پرورش کی جا رہی ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے اس وقت حکومت انگلشیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں سے باغیانِ ختم نبوت کو علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

''میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ جماعت تسلیم کرلے' یہ قادیانیوں کے عقائد کے عین مطابق ہوگا اور اس طرح ان کے علیحدہ ہو جانے کے بعد مسلمان ویسی ہی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔'' (حرف اقبالؒ)

حضرت علامہ اقبالؒ نے مزید فرمایا:

''میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبے کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے' اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت دانستہ ان کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔'' (ایڈیٹر روزنامہ اسٹیٹس مین کے نام ایک خط' مطبوعہ ۱۰/ جون ۱۹۳۵ء)

انہوں نے اس خطرے کی بھی نشاندہی کی تھی کہ اگر مسلمانوں نے اپنے داخلی استحکام کے لئے کوئی آئینی انتظام نہ کیا اور انتشار انگیز قوتوں سے احتراز کے لئے موثر اقدامات نہ کئے تو ان کا ملی وجود منتشر ہو کر رہ جائے گا۔

ان خیالات کو پیش کئے چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آج حکومت اپنی ہے اور سواد اعظم کے نام پر اختیارات حکومت بطور امانت موجودہ حکمران پارٹی کو حاصل ہیں مگر بڑے ہی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی حکومت بھی ملی وحدت و استحکام کی ذمہ

داریوں سے غفلت برت رہی ہے اور تلخ تجربات کے باوجود انتشار انگیز نعروں کے لئے میدان ہموار کر رہی ہے' جب مروجہ آئین میں واضح طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر شریعت کا پابند بنایا جائے گا۔ (دیباچہ پیرا) ریاست کا مذہب اسلام ہوگا۔ (آرٹیکل نمبر ۲) تمام قوانین کو شریعت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ (آرٹیکل نمبر ۲۲۷) پارلیمنٹ سینیٹ اور صوبائی و مرکزی وزارتوں پر احتساب شرعی کے لئے ایک اسلامک کونسل قائم کی جائے گی اور وزیر اعظم و صدر مملکت نے ایمان باللہ' ایمان بالکتب' ایمان بالرسالت (ختم نبوت) ایمان بالآخرت اور تعلیمات کتاب و سنت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کا حلف اٹھایا (تھرڈ شیڈول آئین پاکستان آرٹیکل نمبر ۴۲'۹۱) تو کوئی وجہ جواز نہیں کہ اس ملک کے اندر ختم نبوت کے منکروں اور باغیوں کو من مانی کرنے کا موقع دیا جائے اور حکومت کی کلیدی آسامیوں پر متمکن رہنے دیا جائے۔

اگر حکومت سمجھتی ہے کہ یہ محض فقہی بحث ہے اور سیاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں تو وہ زبردست فسطائیت کا شکار ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس عقیدے کے بغیر نہ دو قوموں کا نظریہ باقی رہ سکتا ہے اور نہ پاکستان۔ بلکہ بقول حضرت علامہ ہماری قومیت کی بنیاد ہی عشق ناموس رسول ہے' اگر نبی کا نام بیچ سے اٹھ جائے تو وہ کیا حد ہوگی اور وہ کون سی دیوار ہوگی جو تمہیں غیر مسلموں سے جدا رکھ سکے گی؟ اور اگر تم ہی نہ ہوگے تو پاکستان کہاں ہوگا؟ اور اگر پاکستان نہ ہوگا تو حکومت کہاں ہوگی؟ اور قومی غیرت کس شے کا نام ہوگا؟

ان تمام رشتوں اور تمام وابستگیوں کی جڑ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو جو طاقت تمہیں اس نبی سے جدا کرتی ہے وہ تمہارے ماں باپ' بہن بھائی' تمہاری جائیداد اور تمہاری زندگی کی ہر اس خوشی سے تمہیں محروم کرنا نہیں چاہتی جس سے تمہاری دنیاوی زندگی کے یہ سہارے بھی قائم ہیں؟

تم نے جو یہاں اسلامک سربراہی کانفرنس منعقد کی تھی اس کے ثمرات بھی صرف اسی شکل میں حاصل ہو سکتے ہیں جب کہ ہم اتحاد عالم اسلام کے بنیادی رابطے عشق رسالت مآب کو اپنی زندگی کے لئے قوت محرکہ قرار دیتے رہیں۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے مندرجہ ذیل اشعار میں ختم نبوت کو ہماری ملی زندگی اور آئندہ وحدت حق کے لئے بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا:

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم و ما اقوام را
خدمت ساقی گری باما نہاد
داد مارا آخریں جامے کہ داشت
لا نبی بعدی ز احسان خدا ست
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ ست

حضرت علامہؒ نے جس درد و کرب کے ساتھ بلا خوف لومۃ لائم برٹش گورنمنٹ' روزنامہ اسٹیٹسمین کے ایڈیٹر اور پنڈت نہرو کو اس مسئلے کی اہمیت سے آگاہ کیا تھا' وہ ملت کے ہر فرد کے لئے نشان راہ کا درجہ رکھتا ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ تو یہاں تک کہتے ہیں:

خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است
رحمۃ للعالمینی انتہا است

بنا بریں اس عقیدے کی عالمگیری آفاقیت کا علمی و تحقیقی انداز میں جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اس سے انکار و انحراف نہ صرف کفر کو مستلزم ہے بلکہ امت محمدیہ کے خلاف کھلی بغاوت کے مترادف ہے' جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے خلاف اقدام کرتا ہے تو سواد اعظم امت محمدیہ سے جنگ آزما ہو کر وحدت ملی کو پارہ پارہ اور دارالاسلام پاکستان کو ریزہ ریزہ کرنا چاہتا ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ چاہتے ہیں کہ امت کے سنگین حصار کا تحفظ ختم نبوت کے تحفظ سے کیا جائے۔

اس عقیدے کی اہمیت کو علامہ اقبالؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' میں بدیں الفاظ بیان کیا ہے:

''اس نقطۂ حیات سے دیکھا جائے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ''دنیائے قدیم'' اور ''دنیائے جدید'' کے درمیان بطور حد فاصل کھڑے دکھائی دیں گے۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ آپ کی وحی کا سرچشمہ کیا ہے؟ تو آپ دنیائے قدیم سے متعلق نظر آئیں گے لیکن اگر اس حقیقت پر نظر کی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی روح کیا ہے؟ تو جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی دنیائے جدید سے متعلق نظر آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت زندگی نے علم کے ان سرچشموں کا سراغ پا لیا جن کی اسے اپنی شاہراہوں کے لئے ضرورت تھی۔ اسلام کا ظہور استقرائی علم کا ظہور ہے' اسلام میں نبوت اپنی تکمیل کو پہنچ گئی اور اس تکمیل سے اس نے خود اپنی خاتمیت کی ضرورت کو بے نقاب دیکھ لیا۔ اس میں یہ لطیف نکتہ پنہاں ہے کہ زندگی کو ہمیشہ عہد طفولیت کی حالت میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اسلام نے دینی پیشوائی اور وراثتی بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔

قرآن حکیم غور و فکر اور تجربہ و

مشاہدات پر بار بار زور دیتا ہے اور تاریخ و فطرت دونوں کو علم انسانیت کے ذرائع ٹھہراتا ہے۔ یہ سب اسی مقصد کے مختلف گوشے ہیں جو ختم نبوت کی تہہ میں پوشیدہ ہیں، پھر عقیدۂ ختم نبوت کی ایک بڑی عظمت یہ بھی ہے کہ اس سے لوگوں کے باطنی واردات کے متعلق ایک آزادانہ اور ناقدانہ طرز عمل قائم ہوتا ہے۔ اس لئے ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ اب نوع انسانی کی تاریخ میں کوئی شخص اس امر کا مدعی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی مافوق الفطرت اختیار کی بنا پر دوسروں کو اپنی اطاعت پر مجبور کرے (یعنی مسیح موعود، مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا)۔

ختم نبوت کا یہی عقیدہ ایک ایسی نفسیاتی قوت ہے جو اس قسم کے دعوائے اقتدار کا خاتمہ کر دیتا ہے اب کسی کے باطنی مشاہدات کیسے ہی غیر معمولی کیوں نہ ہوں؟ ان پر اسی طرح تنقیدی نگاہ ڈالی جاسکتی ہے جس طرح انسانی مشاہدات کے دوسرے پہلوؤں پر۔“

(تشکیل جدید الٰہیات اسلامی ص:۱۲۶)

جہاں تک میں نے حضرت علامہؒ کی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عہد حاضر میں (جدید طبقہ کے سامنے) عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ و تحفظ کے لئے ان سے بڑھ کر کسی شخص نے کام نہیں کیا۔ آج چودھویں صدی میں تمام عالم اسلام کے اندر ہر محب اسلام کا یہ فرض ہے کہ ختم نبوت کے مسئلے کو تمام دوسرے مسائل پر ترجیح دے۔ اگر ہم ناموس ختم نبوت کے تحفظ سے اپنی بقا کا اہتمام کر لیتے ہیں تو توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرآن، شریعت کسی اصول دین کو ضعف نہیں پہنچ سکتا، لیکن خدانخواستہ مستشرقین یا منافقین اس تعریف کو کہ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا اس کی غیر مشروط اتباع کا نام ہے ہماری لوح قلم سے ذرا بھی اوجھل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر نہ ہمیں ناموس صحابہؓ ہمارا ایمان برقرار رکھنے میں مدد دے سکتا ہے نہ ولائے اہل بیت ہماری نجات کے لئے کافی ہو سکتی ہے نہ قرآن کے اوراق ہی میں ہمارے لئے ہدایت باقی رہ جاتی ہے نہ مساجد کے منبر و محراب ہی میں کوئی تقدیس باقی رہ جاتی ہے نہ اولیاء اللہ اور مشائخ عظام ہی کی نسبتیں جاری رہ جاتی ہیں، نہ علمائے کرام کی تدریس و وعظ ہی میں اثر باقی رہ جاتا ہے، نہیں نہیں صرف یہی نہیں، خاکم بدہن امت محمدیہ کے تسمیہ اور وجود دونوں پر زد پڑتی ہے۔

امت محمدیہ ملل میں تقسیم ہو جاتی ہے، ملتیں حکومتوں میں بٹ جاتی ہیں اور حکومتیں گروہوں کی سازشوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ فقط اتنا ہی نہیں، خاندان ملت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ خود خاندان کے اندر صلہ رحمی، قطع رحمی سے مبدل ہو جاتی ہے، اس لئے کہ اگر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ایک نہیں تو پھر شریعت ایک نہیں، جب شریعت ایک نہیں تو حرام و حلال بھی ایک نہیں، جب حرام و حلال میں کوئی حد نہیں تو باپ بیٹے، ماں، بہن، خاوند اور بیوی، غرض دنیا کے سب رشتے اپنی تقدیس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ختم نبوت کا انکار آسمان پر فرشتوں کا انکار ہے، زمین پر قبلہ اور حج کا انکار ہے، سیاست میں مسلمانوں کے غلبے اور جداگانہ وجود کا انکار ہے۔ غرض ختم نبوت سے انکار خود مسلمان کے مسلمان ہونے سے انکار ہے۔ یہاں پہنچ کر زبان گنگ ہو جاتی ہے، قلم ٹوٹ جاتا ہے اور الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی
فون 745573

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی نمبر2 فون 745080

امیرِ بحر و بر
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

عظمیٰ بنت عتیق

ولادت:

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سال قبل ۶۰۸ء میں ہوئی۔

کنیت:

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

سلسلہ نسب:

معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن عبدالشمس بن مناف بن قصی۔

والدہ کا نام ہندہ تھا' آپ کا شجرۂ نسب پانچویں پشت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ آپ کا خاندان بنوامیہ زمانہ جاہلیت سے ہی قریش میں معزز و ممتاز شمار ہوتا تھا۔

قبول اسلام:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور یہ ہے کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ واقدی سے نقل ہے کہ آپ صلح حدیبیہ کے بعد اسلام لائے تھے۔ لیکن آپ نے اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا۔ (بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل)

کاتب وحی:

حلقہ بگوش اسلام ہونے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی۔ قبول اسلام کے بعد آپ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے۔ حنین کے مال غنیمت میں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا یا چاندی عطا فرمایا تھا۔ انہی ایام میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خاندانی وقار کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی کا جلیل القدر منصب عطا فرمایا۔ (سیرت الصحابہؓ از شاہ معین الدین ندوی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں:

۱:..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں گے تو ان پر نور کی چادر ہوگی۔

۲:..... جو بھی معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑے گا زیر ہوگا۔

۳:..... میری امت میں سے معاویہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ بردبار ہے۔

۴:..... اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم سے بھر دے۔

۵:..... اے معاویہؓ! تمہارے سپرد امارت کی جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا۔

۶:..... میری امت کا سب سے بڑا لشکر جو بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا' اس پر جنت واجب ہے۔ ابن اثیر اور تمام تاریخوں کے مطابق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ واحد شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بحری بیڑے کا آغاز کیا اور مسلمان قوم سب سے پہلی مرتبہ بحری جہاد سے سرفراز ہوئی۔ (بخاری)

۷:..... لوگوں کو خبر دی جائے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (طبرانی)

۸:..... معاویہ (رضی اللہ عنہ)! میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ (لسان المیزان)

۹:..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو پوری امت میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ سنجیدہ قرار دیا۔ (طبرانی)

۱۰:..... اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملکوں کی حکومت عطا فرما۔ (کنزالعمال)

۱۱:..... حضرت امیر معاویہؓ پر جبرائیل امین نے سلام بھیجا۔ (البدایہ والنہایہ)

سیدنا معاویہ صحابہ کی نظر میں:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امت میں تفرقہ دیکھو تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع کرو۔ (الہدایہ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو۔ (ترمذی)

فاتح عراق و ایران حضرت سیدنا عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد اس دروازے والے (معاویہؓ) سے زیادہ حق فیصلہ کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔(البدایہ والنہایہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا: حضرت خلفائے راشدین معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ سرداری کی صفت میں ان حضرات سے بڑھ کر تھے۔(استیعاب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ یقیناً فقیہ تھے۔(الودایہ)

سیدنا معاویہؓ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا رب ایک ہے، ہمارا اور ان کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہے، ہماری دعوت اسلام بھی ایک، نہ ہم ایمان باللہ اور تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے زیادہ ہیں اور نہ وہ ہم سے زیادہ ہیں۔ پس ہمارا اور ان کا معاملہ ایک ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب شہادت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خبر ملی تو سخت افسردہ ہو گئے اور رونے لگے۔(البدایہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صاحب علم قرار دیا۔(البدایہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک قتل کے مسئلے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا۔ (موطا امام مالکؒ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے روم کے بادشاہ کو جوابی خط لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ساتھی ہیں، اگر تو ان کی طرف غلط نظر اٹھائے گا تو تیری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ دوں گا۔(تاج العروس)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نصرانی کتے! اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لشکر تیرے خلاف روانہ ہوا تو سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑنے والا معاویہؓ ہوگا۔(بحوالہ مکتوبات امیر معاویہؓ البدایہ)

سیدنا معاویہؓ وحسنین کریمین رضی اللہ عنہما:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے، اس پر خدا کی لعنت ہے۔(کتاب الاستیعاب)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اے آل محمدؐ کے گروہ! آخرت کے دن جو بھی کلمہ توحید پڑھتا ہوا آئے وہ بخش دیا جائے گا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بھتیجے! آل محمدؐ کے گروہ میں کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا: ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور جو معاویہؓ کو گالی نہیں دیتے۔"

سیدنا معاویہؓ و مشاہیر اسلام:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اگر جنت میں ابتدا کی تو صلح میں بھی ابتدا کی۔(صواعق محرقہ)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا ہے۔ (صواعق محرقہ)

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلامی حکومت کے بہت بڑے سردار ہیں۔(حوالہ بالا)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ تم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ اٹھتے بے شک یہی مہدی ہیں۔(صواعق محرقہ)

حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے کہ خواب میں ایک شیر کی زبانی آواز آئی جو منجانب اللہ تھی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی ہونے کی بشارت دے دی جائے۔(طبرانی)

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی برادر نسبتی، اور کاتب وحی ہیں، جو آپ کو برا کہے اس پر لعنت ہو۔(البدایہ)

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں، ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئیں سب کی سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔(موضوعات کبیر)

امام ربیع بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول کے درمیان پردہ ہیں، جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ تمام صحابہ پر لعن کی جرأت کر سکے گا۔(البدایہ)

حضرت ابن عمران رحمہ اللہ نے کہا کہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کے فرشتوں کی لعنت ہو اور اس پر تمام مخلوقات کی لعنت ہو۔(البدایہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خود اس شخص کو کوڑے مارے تھے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرتا تھا۔(الصارم المسلول)

جو شخص حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن کرے وہ جہنمی کتا ہے' ایسے خنزیر شخص کے پیچھے نماز حرام ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی)

طبری نے ''ریاض النضرہ'' میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکرؓ اور دین کی باتوں میں سب سے زیادہ قوی عمر فاروقؓ اور حیاء میں سب سے زیادہ عثمان بن عفانؓ اور علم و قضا میں سب سے زیادہ علی المرتضیٰؓ اور ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما ہیں اور جہاں سعد بن ابی وقاص ہوں تو حق ان کی طرف ہوگا اور سعید بن زید ان دس آدمیوں میں سے ایک ہیں جو رحمٰن کے محبوب ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اللہ اور رسول کے امین ہیں اور میرے رازدار سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پیغمبر کی دعاؤں کے مرکز' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہؓ کے محبوب نظر' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قلب و جگر' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دشمنان اسلام کے لئے تلوار براں تھے۔

ان فضائل و مناقب کی روشنی میں آپ کی عظمت سے انکار کرنے والا صحیح ہوسکتا' اہل اسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام پہلے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد میں ہیں مگر تکمیل و تصحیح و ایمان کے لئے غلامی دونوں کی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حب اصحاب رسولؐ کی عظیم نعمت سے نوازے اور ان کی صحیح غلامی نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

HB ®
TRUSTABLE
MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

جب میں نے اسلام قبول کیا

محترم بلال احمد

میری پیدائش ضلع اعظم گڑھ کے بوسے گاؤں میں ہوئی' میرا پرانا نام ہیرا لال تھا' میرے والد بابو نندن بھاردواج جی ایک سخت مذہبی ہندو ہیں' میرے سات بھائی ہیں' میرے خاندان اور گاؤں کے بہت سے لوگ دہلی میں بلڈر کا کام کرتے ہیں' میرے والد صاحب دہلی میں پان بیڑی سگریٹ کی دکان کرتے ہیں۔

اب سے تقریباً سات سال قبل جب میری عمر بارہ سال کی تھی' میں اپنے والد صاحب کے ساتھ پان کی دکان پر تیمور نگر دہلی میں بیٹھتا تھا۔ ہماری دکان کے اوپر بلڈنگ میں ابوفیاض صاحب کڑھائی وغیرہ کا کارخانہ چلاتے تھے۔ ہمارے والد صاحب نے کارخانہ میں رات کو قیام کے لئے ان سے کہا' انہوں نے منظور کرلیا' میں رات کو کارخانے کے کاریگروں کے ساتھ ہی سویا کرتا' رات کو روزانہ ابوفیاض صاحب سارے کاریگروں کو بٹھا کر ''فضائل اعمال'' کی تعلیم دیتے تھے' میں بھی سنتا' مجھے یہ باتیں بہت اچھی لگتی تھیں' میں جلدی رات کو جا کر تعلیم کا انتظار کرتا اور اگر وہ ناغہ کرجاتے تو میں ان سے تھوڑی دیر تعلیم دینے کے لئے کہتا' یہ لوگ نماز پڑھنے جاتے تو میں بھی ان کے ساتھ جا کر کبھی کبھی مسجد کے باہر کھڑا دیکھا کرتا' مجھے نماز پڑھتے ہوئے لوگ بہت اچھے لگتے' ایک رات میں نے ابوفیاض صاحب سے پوچھا: کیا میں مسلمان ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے بڑے پیار سے کہا: بیٹا! ضرور اور اگر تم مسلمان نہیں بنو گے تو پھر دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلو گے' میں نے کہا: تو پھر آپ مجھے مسلمان کرلیں' انہوں نے مجھے کلمہ پڑھایا' میرا نام میرے کالے رنگ کی وجہ سے بلال احمد رکھا اور بتایا کہ بلالؓ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے' انہوں نے ایمان کے لئے بڑی قربانیاں دی تھیں' میں جناب ابوفیاض کو اباجی کہنے لگا' میں بٹلہ ہاؤس' جامعہ نگر نئی دہلی کی مسجد میں نماز پڑھنے جاتا تھا' اباجی نے مجھے نماز پڑھنے جانے سے منع کیا کہ مجھے نماز پڑھتا دیکھ کر میرے گھر والے ماریں گے' میں نے اباجی سے کہا کہ ایک بار آپ نماز کو جا رہے تھے تو میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ اباجی! آپ ایک ٹائم کی نماز بھی نہیں چھوڑتے؟ آپ نے یہ کہا تھا کہ جو ایک وقت کی نماز چھوڑے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے' تو کیا میں دو نمبر کا مسلمان ہوا ہوں؟ اگر میں دو نمبر کا مسلمان ہوا ہوں تو ایسا مسلمان بننے سے کیا فائدہ؟ آپ مجھے ایک نمبر کا مسلمان کریں اور اگر ایک نمبر کا مسلمان ہوں تو نماز کا تارک مسلمان اسلام سے نکل جاتا ہے۔ اباجی نے جواب دیا کہ بات تو سچی یہی ہے کہ نماز کے بغیر کچھ مسلمانی نہیں' مگر تم ابھی چھوٹے ہو اور گھر والوں کا ڈر ہے' اس لئے میں نے تم سے کہا تھا' میں نے کہا: اباجی! اللہ کا ڈر زیادہ ہونا چاہئے یا ماں باپ کا؟ میری بات سن کر انہوں نے کہا: اچھا بیٹا! تم چھپ کر نماز کے لئے چلے جایا کرو' رمضان کا مہینہ آیا' میں مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتا' شاید میرے گھر والوں نے مجھے مسجد جاتے دیکھ بھی لیا ہو' میں روزے بھی رکھ رہا تھا' گھر والے دن میں کھانے کو کہتے تو میں بہانہ کردیتا' اس سے ان کو شک ہوگیا۔

ایک روز جمعہ کی نماز پڑھ کر ٹوپی اوڑھے ذاکر باغ' جامعہ نگر نئی دہلی کی جامع مسجد سے آرہا تھا کہ میرے والد نے دیکھ لیا' مجھے پکڑ لیا۔ مجھ سے پوچھا: تو مسجد میں کیا کرنے گیا تھا؟

مجھ سے نہ رہا گیا' میں نے کہہ دیا کہ اب میں مسلمان ہوگیا ہوں' میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا' وہ مجھے بہت برا بھلا کہنے لگے' پکڑ کر گھر میں لے گئے' وہاں میرے بھائی اور خاندان کے لوگ جمع تھے' وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے آئے تھے' وہ مجھے الگ الگ سمجھاتے رہے مگر میں کہتا رہا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں' اب مجھے واپس کوئی ہندو نہیں کرسکتا۔ میرے بڑے بھائی نے میری پٹائی شروع کی' چانٹے' گھونسے' بے تحاشا مارے' میں نے صاف کہہ دیا کہ یہ بات دماغ سے نکال دو کہ آپ مجھے ہندو بنا سکتے ہیں' اگر تمہیں کامیابی چاہئے اور مرنے کے بعد جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو

مسلمان ہو جاؤ اور کلمہ پڑھو‘ وہ مجھے مارتے اور میں ان سے کلمہ پڑھنے کو کہتا‘ اس سے دوسرے لوگوں کو بھی غصہ آ گیا‘ انہوں نے بَلّیوں اور ڈنڈوں سے مجھے مارنا شروع کر دیا‘ میرے سر اور جسم سے خون بہنے لگا‘ میں نے جوش میں آ کر کہا کہ میری آخری بات سن لو اس کے بعد جو چاہے کرنا‘ میں نے اپنے پاؤں کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے کہا:

”تم مجھے یہاں سے کاٹنا شروع کرو اور اوپر تک میرے ٹکڑے کر دو‘ جب تک میرے گلے اور زبان میں جان رہے گی لا الٰہ الا اللہ کہتا رہوں گا۔ اب تمہاری مرضی ہے جو چاہو کرو۔“

ان لوگوں نے میرا اس درجہ مضبوط ارادہ دیکھ کر مجھے چھوڑ دیا‘ میں رات کو موقع پا کر وہاں سے بھاگ آیا‘ دو روز تک وہ مجھے تلاش کرتے رہے‘ تیسرے روز اباجی ابو فیاض پر دباؤ ڈالنے لگے کہ تم نے ہمارے لڑکے پر جادو کرایا‘ لڑکا تمہارے پاس ہے‘ اگر لڑکا کل تک ہمارے پاس نہیں آیا تو پولیس میں تمہاری رپورٹ کر دیں گے‘ اباجی نے ان کو بہت سمجھایا اور کہا کہ بھلائی کا بدلہ تمہارے ہاں یہی ہے‘ تمہارے بچے کو بغیر کرائے کے اتنے روز رکھا‘ اس کا بدلہ یہ ہے؟ مگر وہ نہ مانے‘ اباجی کو فکر ہوئی‘ میں دہلی ہی میں تھا‘ مجھے پتہ لگ گیا کہ گھر والے اباجی کو پریشان کر رہے ہیں۔ میں خود کارخانے گیا اور ان سے کہا کہ آپ میرا ہاتھ پکڑ کر میرے چاچا جی کو سونپ آیئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ آپ کا بچہ یہ ہے‘ اب آئندہ میں ذمہ دار نہیں۔ اباجی نے کہا کہ وہ تمہیں جان سے مار دیں گے‘ میں نے کہا کہ وہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے‘ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر میرے چاچا جی کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ اللہ کا شکر ہے یہ لڑکا خود آ گیا‘ مجھے تو اس کی کچھ خبر نہیں تھی مگر اب اس کو پکڑو اور آئندہ ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

اس کے بعد میرے گھر والے مجھے میرے گاؤں اعظم گڑھ لے گئے‘ بہت سے سیانوں اور جھاڑ پھونک کرنے والوں کو دکھایا‘ وہ سمجھ رہے تھے کہ مجھ پر جادو کرایا گیا ہے‘ بہت اتار کروایا مگر میں گھر میں چھپ کر نماز پڑھتا رہا‘ کچھ روز تو مجھے بند رکھا مگر میرے گاؤں کے ایک مسلمان بھائی نے مجھے سمجھایا کہ تمہیں یہاں سے نکلنے کے لئے اپنا رویہ نرم رکھنا چاہئے۔ میں نے اپنے رویے میں نرمی پیدا کی‘ گھر والوں نے سوچا کہ جادو اتروانے سے اب اثر کم ہو رہا ہے‘ میری ماں اپنے میکے جا رہی تھیں‘ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئیں کہ ماحول بدل جائے گا‘ وہاں ہمارے ننھیال کے پڑوس میں ایک بڑے سمجھ دار مسلمان رہتے تھے‘ میری والدہ مجھے ان کے پاس لے گئیں کہ اس کو سمجھاؤ‘ ہمارا جینا دوبھر کر رکھا ہے‘ انہوں نے میری ماں کو بہت تسلی دی اور سمجھایا کہ تم اس کو اپنی اجازت سے جانے دو‘ یہ لڑکا ہرگز آپ کے یہاں رہنے والا نہیں اور اس نے بہت اچھا فیصلہ کیا‘ مالک کی خاص مہربانی اس پر ہے۔ اس پر وہ تیار ہو گئیں اور میں ننھیال سے ہی اباجی کے پاس آ گیا‘ انہوں نے مجھے مظفر نگر اپنے گاؤں بھیج دیا‘ پھر ایک مدرسہ میں داخلہ کرا دیا‘ میں نے قرآن شریف ناظرہ پڑھا‘ اردو پڑھی‘ کچھ پارے حفظ کئے‘ پھر حضرت مولانا صاحب کے مشورہ سے ندوہ کی ایک شاخ میں داخلہ لے لیا۔ الحمد للہ! میری پڑھائی بہت اچھی چل رہی ہے۔

میرے اباجی‘ میرے پہلے چاچا جی سے مجھے ہزار گنا زیادہ چاہتے ہیں‘ لوگ مجھے ان کا اصلی بیٹا سمجھتے ہیں‘ میری امی بھی میرے دوسرے بھائی بہنوں سے زیادہ میری بات مانتی ہیں‘ ایک روز مجھے دیکھ کر ایک رشتہ دار نے میرے بھائیوں سے کہا کہ اب تو زمین میں اس کا بھی حصہ ہوگا تو میرے سارے بھائی فوراً کہنے لگے‘ ہم سب سے پہلے یہ زمین میں حصہ دار ہے‘ اللہ نے یہ بھائی تو ہمیں بڑے احسان کے طور پر دیا ہے‘ ورنہ کہاں ہم گنوار اور کہاں مدینے کی یہ بھائی چارگی‘ اس بھائی پر ہم اپنی جان بھی دے دیں تو ہم اپنے خوش قسمتی سمجھیں گے۔

ایک بار میں دہلی میں بس سے جا رہا تھا‘ نظام الدین کے قریب سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ میرا بھائی سائیکل پر جا رہا ہے‘ میں نے اس کو آواز لگائی‘ اس نے مجھے دیکھا تو سائیکل دوڑائی مگر وہ بس کے ساتھ کہاں تک دوڑتا‘ میں آگے ایک اسٹاپ پر اتر گیا‘ وہ ہانپتا ہوا آیا‘ مجھ سے لپٹ گیا اور ہاتھ جوڑنے لگا‘ اس نے کہا کہ چاچا جی مرنے والے ہیں‘ تجھے بہت یاد کر رہے ہیں‘ میں نے کہا کہ اچھا میں کل آؤں گا‘ میں نے اباجی سے اجازت چاہی‘ انہوں نے دعوت کی نیت سے جانے کی اجازت دے دی‘ میں گیا تو وہ بالکل ٹھیک تھے‘ مجھے بہت دیر تک سمجھاتے رہے‘ کہا کہ تو میرا سب سے اچھا بیٹا ہے‘ تو ہی دھوکہ دے جائے گا تو میں کیا کروں گا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک پنڈت جی سے مشورہ کیا تھا‘ انہوں نے تجھے مار دینے کو کہا تھا اور یہ بھی کہا کہ اگر تم نے اس کو نہ مارا تو وہ سارے خاندان کا دھرم بھرشٹ کر دے گا‘ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں نے کتنے لاڈ سے اس کو پالا‘ کس دل سے اسے ماروں؟

میں نے ان سے کہا کہ چاچا جی! جب آپ لوگ مجھے پکڑ کر لائے تھے‘ اس وقت بھی میں نے آپ سے کہا تھا‘ وہی اب بھی کہتا ہوں‘ اگر آپ میرے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں گے تو

جب تک زبان میں دم ہے لا الٰہ الا اللہ کہتا رہوں گا‘ میں تو اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے چاچا جی ہیں‘ آپ نے مجھے پالا ہے‘ ماں نے دودھ پلایا‘ اگر آپ ہندو مر گئے تو ہمیشہ نرک (جہنم) کی آگ میں جلیں گے‘ آپ سب ہی لوگ مسلمان ہو جائیں اور میرے ساتھ چلیں‘ یہ سن کر وہ کچھ نہیں بولے اور بڑے مایوس ہوئے۔

میرے ایک چچا سعودی عرب میں رہتے ہیں‘ وہ بھی اسلام کے بہت قریب ہیں‘ مجھے معلوم ہوا کہ وہ بھارت آئے ہیں تو میرے چاچا جی ان سے ملنے گئے۔ چاچا جی نے بتایا کہ تیرے چچا کہہ رہے تھے کہ سچا دھرم اور عقل میں آنے والا مذہب صرف اسلام ہے‘ ہم لوگ ہندو اس لئے ہیں کہ ہندو سماج میں پیدا ہوئے مگر ہندو دھرم کی کوئی بات عقل میں آنے والی کہاں ہے؟ وہ کہہ رہے تھے کہ یا تو تم سب گھر والے مسلمان ہو جاؤ یا پھر اپنے لڑکے کو چھوڑ دو اس کو پھر ہندو بنانے کی کوشش کرنا انیائے (ناانصافی) ہے۔

میں نے چاچا جی سے کہا آپ نے کیا سوچا؟ انہوں نے جواب دیا کہ سچی بات تو یہی ہے کہ اسلام ہی سچا ہے‘ مگر اتنے سماج کو چھوڑ کر ہم کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ لوگ کیا کہیں گے؟ میں بہت دیر تک ان کو سمجھاتا رہا‘ مگر ان کو برادری اور سماج کے ڈر کے سامنے مرنے کے بعد کی آگ کا ڈر کچھ نہ لگا‘ میرا دل بہت دکھا اور گھر آ کر بہت رویا‘ مجھے شیخ کلام صاحب کی وہ تقریر جو انہوں نے ایک بار مدرسے میں کی تھی یاد آ گئی کہ آپ اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو جو لوگ غلط فہمی یا اسلام کو غلط دھرم سمجھنے کی وجہ سے اسلام کے دشمن تھے‘ ان پر جب دعوت کا حق ادا کیا گیا تو وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے‘ چاہے وہ حضرت عمرؓ ہوں‘ چاہے وہ خالد بن ولید ہوں‘ عکرمہ بن ابی جہل ہوں یا حضرت وحشی‘ حضرت ہندہ جیسے ظالم کہلانے والے لوگ ہوں مگر وہ لوگ جو اسلام کو مذہب حق سمجھ کر حسد کی وجہ سے یا برادری اور سماج کے خوف کی وجہ سے اسلام سے دور ہوئے وہ ہدایت سے محروم رہے‘ خواہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت کرنے والے چچا ابو طالب ہی کیوں نہ ہوں؟ میرے چاچا جی اسلام کو حق بھی کہتے ہیں مگر برادری کے خوف سے اسلام قبول نہیں کرتے‘ اللہ نہ کرے وہ اسلام سے محروم رہ جائیں‘ وہ اگر اسی طرح کفر پر مر گئے تو ہمیشہ کی آگ میں جلیں گے‘ میرے ماں باپ مجھے بہت پیار کرتے ہیں۔ میرے اللہ! ان کو ہدایت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے علم عطا فرمائے اور قرآنی مسلمان بنا دے‘ میرے گھر والوں کو ہدایت عطا فرما دے۔

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ:
این آر ایونیو‘ نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری‘ ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

امریکا میں مذہب اور مسلمان

پروفیسر محسن عثمانی

انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں مسلمان امریکا آئے' موسم اچھا تھا' پانی وافر تھا اور مٹی بھی زرخیز تھی' ہر جگہ ہریالی' ہر طرف خوشحالی اور ہر جانب خوش جمالی تھی' ایسے میں انسان تو انسان پرندے بھی ہجرت کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جاتے ہیں۔ عرب ملکوں سے آنے والوں میں مسلمان اور عیسائی دونوں تھے اور انہوں نے یہاں کی سرزمین پر رزق کی تلاش کے ساتھ ساتھ چمن ادب کی آبیاری کا کام بھی کیا اور ادب میں ایک مستقل مکتب فکر کے بانی بنے جسے ادب مہجر کہا جاتا ہے اور جس کی سرخیل شخصیت خلیل جبران کی شخصیت ہے۔

عرب ملکوں سے آ کر آباد ہونے والے عیسائیوں کے لئے تہذیبی تصادم پیش نہیں آیا لیکن مسلمانوں کے لئے اس نئی سرزمین میں سب سے اہم مسئلہ اپنی ثقافت کے تحفظ کا تھا جس کی ضرورت کا احساس کسی کو بھی اپنے وطن مالوف میں نہیں ہوتا ہے لیکن وطن سے ہجرت کے بعد یہ احساس شدت کے ساتھ ابھر کر سامنے آتا ہے اور اپنے مذہب اور تہذیب سے وابستگی کا خیال قلب و دماغ میں جڑ پکڑ لیتا ہے' پھر باہمی اجتماعات اور سماجی پروگراموں میں شرکت شروع ہوتی ہے' مسجدوں کی تعمیر کا خیال آتا ہے جن کے ذریعہ اجتماعی طور پر عبادت بھی ممکن ہو جاتی ہے اور وہ باہمی روابط کے لئے ایک مرکز کا کام بھی انجام دیتی ہیں' ایسی مسجدیں ۱۹۲۰ء اور ۱۹۵۰ء کے درمیان بیس سے زیادہ کی تعداد میں بنیں' ان نو وارد مسلمانوں کو اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا بھی خیال آیا جب کہ اپنے وطن میں وہ مذہبی تعلیم سے لاپرواہ تھے' وہ ان اسلامی سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے لگے جن کی طرف انہیں اپنے وطن میں کوئی توجہ نہ تھی' گویا وہ دین اسلام جو وطن میں بے توجہی کا شکار تھا غربت میں آ کر چمکا اور توجہ کا مرکز بن گیا اور اس کے ساتھ ایک جذباتی وابستگی بساط مغرب کے نو واردوں میں پیدا ہو گئی' ان نو واردوں کی معاشی حیثیت کوئی زیادہ اہم نہ تھی' وہ دکانوں اور ہوٹلوں میں کام کرتے تھے اور بعض کارخانوں میں ملازم تھے۔

باہر سے آنے والے مسلمانوں میں افریقہ اور جنوبی امریکا کے باشندے تھے' جنوب میں روئی کی کاشت ہوتی تھی' کپاس کے پھولوں سے کھیت دور دور تک ان کی چمک سے جگمگا اٹھتے تھے' لیکن ان پھولوں کی چمک سے کہیں زیادہ انہیں اسلام کے عقیدۂ مساوات اور اس کے عادلانہ نظام کی روشنی عزیز تر تھی' چنانچہ انہوں نے جنوب سے شمال میں آ کر اسلام کی روشنی سے اپنے قلب کو منور کیا' ایلیجاہ یا علی جاہ محمد کی تحریک نیشن آف اسلام سفید فام باشندوں کی نسل پرستی کے خلاف بغاوت تھی' وہ سفید فام نسل کو شر کا سرچشمہ سمجھتے تھے اور لفظ "شیطان" کے مترادف قرار دیتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ سیاہ فام نسل کرۂ ارضی کی حقیقی وارث ہے' خدا بھی سیاہ فام ہے اور خدا نے اپنی خلق کے لئے اس خاکدان ارضی پر ایک سیاہ فام پیغمبر بھیجا ہے' اور وہ خود پیغمبر ہے' افریقی امریکی قوم خدا کی منتخب قوم ہے۔ اس نے عربی زبان سیکھنے اور اپنے نام میں اسلامی نام کے اضافہ پر زور دیا۔ سیاہ فام لوگوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست کا سیاسی مطالبہ بھی اس کے پروگرام میں شامل تھا' اس کی تحریک کا نام نیشن آف اسلام تھا اور اس تحریک کی جانب سے جامعات اسلام کے نام سے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے۔ ثمر اسلام کے نام سے اسلامی فوج بھی قائم کی گئی' اس کا ردعمل ہوتا تھا اور امریکی پریس میں نیشن آف اسلام کے خلاف مضامین کا سیلاب آ گیا' اور ان پر گہری نظر رکھی جانے لگی' ایف بی آئی نے نیشن آف اسلام سے وابستہ لوگوں کے خلاف مخبروں کا جال پھیلا دیا' ایلیجاہ محمد نے اسلام کو پورے طور پر سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو لیکن اسلام کے عادلانہ نظام کی جانب کشش نے اس کو اسلام کے ساتھ وابستگی پر مجبور کر دیا تھا' اس طرح ہزاروں کی تعداد میں افریقی امریکی لوگ اسلام سے وابستگی پر فخر کرنے لگے۔ ایلیجاہ محمد کے نظریات میں انحراف کی تلاش آسان ہے اور سفید فام لوگوں کے استبداد کے خلاف نفسیاتی ردعمل کو معلوم کر لینا بھی ممکن ہے' تاہم ان کے دعویٰ

اسلام کا فائدہ یہ ہوا کہ ۱۹۷۵ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کے لڑکے امام وارث دین محمد نے جامعہ ازہر اور سعودی عرب سے رابطہ کے بعد اسلام کے صحیح عقائد قبول کر لئے اور خود کو اور اپنے ہزاروں ہزار معتقدین کو بلالی مسلمان کہا' اور اس طرح سے کالے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت امریکا کی سرزمین میں اسلام کی عددی قوت میں اضافہ کا باعث بنی۔ عقیدہ کے انحرافات اور خرافات ختم ہوئے اور کالے مسلمان اہل سنت میں ضم ہو گئے۔ نیشن آف اسلام کا نام بدل کر کے امریکن مسلم مشن رکھا گیا۔ البتہ ایلیجاہ محمد کی تحریک نیشن آف اسلام سے وابستہ سب لوگ امام وارث دین محمد کے ہمنوا نہ بن سکے اور فرحان محمد کی قیادت میں اس چھوٹے سے گروپ نے اپنا نیشن آف اسلام کا مشن جاری رکھا۔

افریقی امریکی مسلمانوں کی ایک اور اسلامی تحریک "دارالاسلام" کے نام سے شروع ہوئی۔ اس میں شعائر اسلام کی پابندی کی جاتی تھی اور کبائر سے بچنے پر بہت زور تھا اور اس کی شاخیں بہت سے شہروں میں قائم تھیں۔ فلاڈلفیا میں اس تحریک کے ذمہ دار امام یحییٰ تھے جو صوفی منش بزرگ تھے اور جنہوں نے تصوف کی کتابوں کشف المحجوب' عوارف المعارف' فتوح الغیب اور قصص اولیاء وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا۔ شیخ یحییٰ کا درس ہوتا تھا اور لوگ صوفیانہ لباس پہن کر فرش پر بیٹھ کر درس سنتے تھے۔ شاگرد اپنے شیخ کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے۔ شیخ یحییٰ ایک صوفی بزرگ تھے' اسلام کے نظام اقدار پر یقین رکھتے تھے اور اس کی دوسروں کو تلقین بھی کرتے تھے' ان کے حسن کردار اور حسن گفتار سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے اور ایک بڑی تعداد نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ۱۹۶۰ء کے اواخر میں ان کو مقبولیت عام حاصل ہو چکی تھی۔ ۱۹۸۰ء میں انہوں نے دارالاسلام تحریک کے ختم ہونے کا اعلان کیا اور شیخ مبارک علی جیلانی ہاشمی کی زیر قیادت "جماعۃ الفقراء" قائم کی۔ ان کے پیروکار اپنے کو صوفی سمجھتے تھے اور ان کے اخلاق و عمل میں بڑی کشش تھی۔

امریکا میں اسلامی کوششوں کے کئی زاویے ہیں' ان میں ایک زاویہ یہ بھی ہے' دارالاسلام کی تحریک ہو یا جماعۃ الفقراء کا نظام ہو دونوں تحریکیں خود کو قرآن و سنت کا پابند قرار دیتی رہی ہیں' "دارالاسلام" تحریک میں خاص طور پر سیاہ فام لوگوں کے لئے کشش تھی اور اس سے وابستہ نومسلموں میں اخلاقی انضباط پایا جاتا تھا۔ دارالاسلام کی تحریک میں ایک اسلامی ریاست کی خواہش بھی پائی جاتی تھی لیکن امام یحییٰ کے نزدیک اسلامی نظریہ حیات اسلامی ریاست سے زیادہ ضروری چیز تھی' ان کے نزدیک دل کو بدلنے کا کام اقتدار کی تبدیلی سے زیادہ اہم تھا اور ان کا مزاج تصوف سے پورے طور پر ہم آہنگ تھا۔

"جماعۃ الفقراء" کے تذکرہ کے ساتھ سلسلہ قادریہ کے بزرگ محی الدین کا ذکر بھی ضروری ہے جنہوں نے فلاڈلفیا کے مقام کو روحانی تربیت و تبلیغ کا مرکز بنایا تھا۔ وہ امریکا آنے سے پہلے سری لنکا میں پیرومرشد کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے' ان کے یہاں شیخ عبدالقادر جیلانی کا عرس بھی منایا جاتا تھا اور ان کی شب وفات پر شب بیداری اور اسماء حسنیٰ کی تسبیحات کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ ان کا ذکر اس لئے ضروری تھا کہ ان کے ماننے والوں کا بڑا حلقہ اس شہر میں تھا اور ان کے مریدین ان کی کتابوں' تحریروں اور آڈیو ویڈیو ٹیپس کی تشہیر و توزیع کیا کرتے تھے' محی الدین کے مواعظ کی زبان تامل ہوتی تھی لیکن ان کے مریدین جلسہ میں ان کی تقریروں کے ترجمے کر دیتے تھے' ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والوں کی ایک تعداد ہے' اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تصوف نے ماضی میں جس طرح تبلیغ اسلام کا روایتی کردار ادا کیا ہے وہ حال میں اور امریکا جیسی جگہ میں اپنا کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ محی الدین ۱۹۷۱ء میں سری لنکا سے امریکا آئے تھے اور ۱۹۸۵ء میں ان کا فلاڈلفیا میں انتقال ہوا۔ وہ اپنے مریدوں کو ذکر سری اور ذکر جہری کی تلقین کرتے تھے اور تلاش حق میں سرگرداں امریکی نسل کے لوگ ان کے پاس پہنچ کر اپنی پیاس بجھاتے تھے' وہ خدمت خلق کے کاموں میں صبح سے شام تک مصروف رہتے تھے اور ملنے والوں کو کثرت سے "لا الہ الا اللہ" کے ورد کی نصیحت کرتے تھے۔ ان کے حلقہ ارادت میں شامل لوگوں کے والہانہ ذکر سے ان کی خانقاہ کی فضا گونج اٹھتی تھی۔ تصوف کا کام قلب کو عشق کی حرارت سے گرمانا اور روح کو تڑپانا ہے' یہ وہ نسخہ ہے جو غزنوی میں تڑپ اور زلف ایاز میں خم پیدا کرتا ہے' یہ صرف انسان کو نمازی نہیں بناتا بلکہ نمازی کو صاحب اوصاف حجازی بھی بناتا ہے' یہ مس خام کو کندن اور کنکر پتھر کو لعل و گہر بناتا ہے' اس سے شخصیت میں گداز پیدا ہوتا ہے۔

امریکا کے مختلف شہروں کے اسلامی سینٹر میں جانے کا اتفاق ہوا تو کوئی سینٹر ایسا نہیں تھا جس نے یہ نہ بتایا ہو کہ یہاں ہر مہینہ کچھ کالے اور گورے امریکی اسلام قبول کرتے ہیں۔ مغرب میں تلاش اور جستجو کا مزاج بہت ہے' یہ مزاج انہیں اسلام کے مطالعہ کی طرف لے جاتا ہے' کوئی واقعہ پیش آئے جس کا تعلق اسلام سے ہو تو لوگ اسلام کے بارے میں تحقیق شروع کر دیتے ہیں۔ سلمان رشدی کی رسوائے زمانہ کتاب پر جب عالم اسلام کا ردعمل سامنے آیا تو لوگ اسلام کے بارے میں جاننے کے خواہشمند ہوئے' اور جب گیارہ ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے انہدام کا واقعہ پیش آیا تو اس

سے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے خلاف جذبات بھڑکے وہاں اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق بھی آتش شوق بن کر بھڑک اٹھا اور چشم زدن میں کتابوں کی دکانوں سے اسلامی کتابیں ہاٹ کیک کی طرح فروخت ہوگئیں۔ ان ہی لوگوں میں کچھ سعید روحیں ہوتی ہیں جن کی توفیق الٰہی دستگیری کرتی ہے اور وہ اسلام کی آغوش رحمت میں داخل ہوجاتی ہیں۔ اسلام میں داخل ہونے والوں کا سلسلہ اتنا زیادہ ہے کہ حکومتیں اس سے پریشان ہیں لیکن وہ کوئی روک اس پر نہیں لگا سکتی ہیں کیونکہ وہ خود کو ڈیموکریسی اور جمہوریت کی سب سے بڑی علمبردار بھی سمجھی جاتی ہیں۔ امریکا میں اسلام کے بڑھتے ہوئے قدم کو روکنے کے لئے کوئی قانون نہیں بن سکتا' البتہ ایک دوسری تدبیر اختیار کی گئی ہے اور وہ ہے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش' چنانچہ کئی پرائیویٹ ٹی وی چینل ہیں جو رات دن اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اسلام کو جارحیت کا علمبردار اور تشدد پسند مذہب ثابت کرتے ہیں' وہ جتنا زیادہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ اسلام فوکس میں آتا ہے اور لوگوں کی جستجو میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس وقت امریکا میں ایسے مبلغین کی ضرورت ہے جو لذت کردار کے ساتھ لطف اظہار کی صلاحیت رکھتے ہوں' جو انگریزی زبان میں اور امریکی لہجہ میں امریکیوں کو مخاطب بنا سکیں اور اپنے اخلاق و کردار اور تقویٰ اور روحانیت سے عوام کو متاثر کرسکیں۔ ہرے راما ہرے کرشنا والے جب امریکی عوام کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں تو صحیح اور حقیقی روحانیت کے علمبردار بدرجہ اولیٰ بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو دین اسلام کا شیدائی بنا سکتے ہیں۔ ساتویں صدی کے "تاتاری" جس طرح عراق کی غارتگری کے بعد اسلام میں داخل ہوگئے تھے اکیسویں صدی کے تاتاری بھی عراق کو آتش و آہن کے ذریعہ برباد کرنے کے بعد جوق در جوق اسلام میں داخل ہوسکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف باصلاحیت اور باصالحیت افراد کی ضرورت ہے۔

صدر جانسن کے زمانہ میں ملازمتوں میں کوٹے کا قانون ختم ہوا اور ۱۹۷۰ء کے بعد ایشیا سے ترک وطن کرکے آنے والے مسلمانوں کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ ہوا' یہ مسلمان تعلیمی اعتبار سے اونچی ڈگریاں رکھتے تھے اور اپنی ذہنی سطح کے اعتبار سے اس قافلہ اسلام سے بلند تھے جو انیسویں صدی کی آخری دہائی یا بیسویں صدی کے شروع میں آکر آباد ہوا تھا۔ ترک وطن کرکے آنے والوں میں ملازمت پیشہ لوگ بھی تھے اور طلبہ بھی اور ان میں ایک تعداد اسلامی نظریات سے وابستہ لوگوں کی تھی جو دینی اور دعوتی ذہن لے کر امریکا آئے تھے۔ یہ ان افراد سے قطعی مختلف تھے جنہوں نے نئے معاشرہ میں احساس کمتری کا شکار ہوکر اپنے نام تک تبدیل کردیئے تھے' اس گروہ نے یہاں مسلم آبادی کے غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ کی اور ان مساجد کی تعمیر کے لئے پیٹرول کی دولت سے مالا مال عرب ملکوں نے فراخ دلی کے ساتھ مدد کی۔ یہی وجہ ہے کہ امریکا کے کئی شہروں میں بے حد خوبصورت مسجدیں تعمیر ہوچکی ہیں اور ان مسجدوں کی حیثیت صرف عبادت گاہ کی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے کمیونٹی سینٹر کی حیثیت رکھتی ہیں' اس میں لائبریری بھی ہے' کتاب کی دکان بھی ہے اور دینی تعلیم کی درسگاہ بھی ہے اور اتوار کے دن اسلامی موضوعات پر لیکچر کے لئے مناسب ہال بھی ہے' یہ مسجدیں جو اسلامی مرکز کی حیثیت رکھتی تھیں ان کے کتب خانوں میں مولانا ابوالحسن علی ندویؒ اور دیگر کے اہل قلم کی کتابیں ہوتی تھیں' یہ کتابیں نو وارد مسلمانوں کی ذہنی تربیت بھی کرتی تھیں اور سفید فام اور کالے امریکی افریقی باشندوں کے درمیان دعوتی تحریک کے لئے بھی استعمال ہوتی تھیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی تبلیغی جماعت نے بھی مسلمانوں کے درمیان اور غیر مسلموں کے درمیان کام کیا ہے' بہت سے امریکیوں نے اس جماعت کے ہاتھ پر بھی اسلام قبول کیا ہے' اس جماعت کے کاموں کا محور کتابیں نہیں بلکہ مسجدیں ہوتی ہیں' یہ لوگوں سے عمومی اور خصوصی ملاقاتیں بھی کرتے ہیں' ان ملاقاتوں کو ان کی اصطلاح میں گشت کہا جاتا ہے' سنیچر اتوار اور دوسرے چھٹی کے دنوں میں یہ اسلامی مرکز مسلمانوں سے آباد نظر آتے ہیں' لوگ فیملی کے ساتھ یہاں آتے ہیں' دینی پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں' تقریریں سنتے ہیں اور اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے سنڈے اسکولوں میں بٹھاتے ہیں' شہر کے مسلمانوں سے ملتے ہیں اور ان سے تبادلہ خیال کرتے ہیں اور شام کو اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوجاتے ہیں' یہ مسجدیں ہیں جو اسلامی مرکز کے طور پر پورے امریکا میں استعمال ہوتی ہیں' یہ کمیونٹی سینٹر ہیں جن میں لیکچر ہال بھی ہے اور لائبریری بھی ہے' اور ان میں عارضی اقامت گاہیں بھی ہیں' یہ وہ پاور ہاؤس ہیں جس سے مسلمان گھروں میں ایمان کی حرارت پھیلتی ہے اور اخلاق و کردار کا نور تقسیم ہوتا ہے' امریکا کی یہ مسجدیں ہندوستان کی عام مسجدوں سے کسی قدر مختلف ہیں' ان مساجد میں خواتین بھی نماز میں شریک ہوتی ہیں' سماجی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں' ایک بڑی مسجد میں نماز جمعہ کے ختم ہونے کے بعد میں نے نظر ڈالی تو مسجد کی پانچ' چھ صفوں میں بمشکل چار پانچ آدمی سر پر ٹوپی پہنے ہوئے نظر آئے' ٹوپی پہننے والوں کو سر برہنہ نماز پڑھنے والوں پر کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ انہیں دین اور ثقافت کا فرق معلوم تھا۔

ان مساجد سے گہری وابستگی رکھنے والے افریقی امریکی مسلمان بھی ہیں اور برصغیر یا مڈل ایسٹ سے آنے والے مسلمان بھی ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان اس فرق کا احساس بھی پایا جاتا ہے کہ اول الذکر مسلمان نسلی امتیاز کو ختم کرنے اور عیسائیت اور اسلام یا یہودیت اور اسلام کے درمیان برصغیر' مشرق وسطیٰ اور بوسنیا کے حالات سے زیادہ گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ان دونوں گروہوں کے درمیان یک گونہ ذوقی فاصلہ پایا جاتا ہے۔ افریقی امریکی بلیک مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کے تارکین وطن مسلمان انہیں ادنیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتے ہیں محض اس بنا پر کہ عربی زبان کی ثقافت سے ان کا رشتہ کمزور ہے اور قرآن وحدیث روانی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے۔

امریکا میں مسلمانوں کی آبادی اسی لاکھ کے قریب ہے۔ مسلمان ملک کی پچاس ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر لاس اینجلس مسلمانوں کے کئی اسلامی مرکز ہیں' آئی سی ایس سی کی مسجد بہت فعال ہے۔ یہ ۱۹۶۱ء میں بنی تھی' یہ مسجد بھی اسلامی سینٹر ہے' جہاں ہفتہ وار پروگرام منعقد ہوتے ہیں' ہمہ وقتی اسکول بھی چلایا جاتا ہے' اس کے کام اور پروگرام میں تنوع ہے' مسلمانوں کی اصلاح سے لے کر غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش اور ان کے سامنے تعلیمات دین کی پیشکش یہ سارے کام یہاں انجام پاتے ہیں' مختلف گرجا گھروں میں اور دوسرے مقامات پر تقریر کے لئے یہاں سے تربیت یافتہ مقرر بھیجے جاتے ہیں' واقعات عالم پر مسلمانوں کا ردعمل جاننے کے لئے یہاں صحافی انٹرویو لینے کے لئے آتے ہیں۔ عورتیں بھی یہاں نماز کے لئے آتی ہیں اور ان کی صف فقہی اعتبار سے سب سے پیچھے ہوتی ہے' مساجد کا کام چاند کے اعلان کا بھی ہے' شہر میں پچاس سے زیادہ مسجدیں ہیں اور پورے کیلیفورنیا میں مسجدوں کی تعداد ۲۲۷ ہے' پورے ملک میں مسجدوں کا کردار کم وبیش وہی ہے جس کا تذکرہ اوپر لاس اینجلس کی مرکزی مسجد کے سلسلہ میں آیا' لاس اینجلس کا تذکرہ بطور مثال آیا ہے' ہر اسٹیٹ میں مسلمان کم وبیش موجود ہیں' ہر جگہ مسجدیں ہیں' ہر جگہ ایشیائی' افریقی اور عرب مسلمان موجود ہیں' مساجد کی تعداد نیویارک اسٹیٹ میں ۱۴۰ نیوجرسی ۸۶' پنسلوینیا میں ۶۷' ورجینیا میں ۳۷' جورجیا میں ۴۱' میری لینڈ میں ۳۳' میشی گن میں ۳۷' واشنگٹن ڈی سی میں ۱۷' الغرض کوئی ریاست ایسی نہیں جس میں مسجدیں موجود نہ ہوں اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

امریکا میں اسلامی نقطہ نظر سے سب سے اہم مسئلہ اسلامی روایت یا احکام شریعت اور مغربی تہذیب کے درمیان ٹکراؤ کا ہے۔ آزادانہ میل جول اور اختلاط مردوزن' نغموں کے زیروبم اور زلفوں کے پیچ وخم ہر طرف قدوگیسوی آزمائش' بے حیائی کے سیل بے امان کے درمیان عفت وعصمت کی کشتی کی حفاظت اور اسلامی اقدار کی پاسداری کا کام مشکل ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں آکر رو دیتا ہے ابرنیساں' بہت سے خاندان پر آشوب ماحول سے پریشان ہوکر اپنے گھروں کو لوٹ گئے' یہ وہ بادصرصر ہے' جس کے سامنے شمع حیا جھلملا کر رہ جاتی ہے' جب زمانہ کی آنکھ میں حیا باقی نہ رہ جائے' وہاں اگر کسی کی جوانی بے داغ رہ جائے تو اس پر خدا کا خاص فضل سمجھنا چاہئے' اور جو شخص جنسی ترغیبات کے اس سیل بلاخیز کا مقابلہ کرلے گا وہ یقیناً اپنی قوت ارادی اور کردار سے مغربی تہذیب پر غالب آجائے گا۔

امریکا میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے حادثہ کے بعد پیٹریاٹک ایکٹ بنا ہے جس کا شکار مسلمانوں کو بننا پڑا ہے۔ ذرائع ابلاغ کی مخالفانہ مہم نے ان کی تصویر ایک تشدد پسند گروہ کی بنادی ہے۔ امریکی عوام عام طور پر اسلام سے ناواقف ہیں اس لئے مسلمانوں کے خلاف ایک تعصب کی لہر بھی پیدا ہوگئی ہے' ماحول میں جس کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ مسلمان ہر جگہ کی طرح وہاں بھی اپنے خول میں بند رہتے ہیں۔ ان کے تعلقات اپنے پڑوسیوں سے بہت کم ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں ان کا تناسب صفر کے برابر ہوتا ہے۔ اس تکلیف دہ صورتحال کا حل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مسلمان غیر مسلموں سے سماجی تعلقات پیدا کریں اور ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں' اور اپنی شائستگی اور شرافت کا نقش ان کے دلوں میں بٹھائیں۔

امریکا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مسلمان یہاں جمع ہیں' اگر یہ مسلمان نئی نسل کی اسلامیت کی حفاظت کرلیتے ہیں اور ان کی دینی اور اخلاقی تربیت میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور مسلکی اختلافات کی آلائش کی اس صلیب کو جسے وہ اپنے ملکوں میں اپنے شانوں پر اٹھایا کرتے تھے' پھینک دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور اپنی غیر معمولی محنت سے زندگی میں دوسروں سے ممتاز ہوجاتے ہیں اور اگر ان کا ہر فرد اخلاق وایمانداری کا نمونہ بن جاتا ہے اور وہ اپنے مادی ومعاشی مفادات کے ساتھ اسلامی تشخص پر اصرار کرتے ہیں اور ماحول میں اسلام کے تعارف کی لگن ان میں پیدا ہوجاتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسلام کا آفتاب امریکا کی سرزمین سے طلوع ہوکر پورے کرۂ ارض کو روشن نہ کردے' لیکن بقول شاعر:

یہ آرزو بھی بڑی چیز ہے مگر ہمدم
وصال یار فقط آرزو کی بات نہیں

☆☆..........☆☆

حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا کی رحلت

سرائیکی علاقہ میں اللہ وسایا نام رکھنے کا عام رواج ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں حافظ اللہ وسایا صاحب معروف خطیب گزرے ہیں۔ موصوف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے' نامور خطیب تھے' قدرت نے آپ کو بلا کا گلا دیا تھا' جہیر الصوت تھے۔

معروف نعت خواں صوفی محمد بخش مرحوم اور حافظ اللہ وسایا صاحب ان دو حضرات کے متعلق عام مشاہدہ ہے کہ جب یہ حضرات آواز بلند کرتے تو ان کی آواز اسپیکر پر غالب آجاتی تھی اور اسپیکر پر بالکل چھا جاتے تھے۔ حافظ اللہ وسایا مرحوم بلند پایہ خطیب تھے' خوبصورت آواز اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کی تھی' حافظہ اتنا اچھا تھا کہ جو سنتے تھے یاد ہو جاتا تھا' ان کے مترنم بیان کو سن کر چلتی دنیا رک جاتی تھی' میٹھے رسیلے خطیب تھے' حافظ اللہ وسایا نابینا تھے' ظریف الطبع تھے' ان کے بعد ان کے ایک اور ہمنام نے ڈیرہ غازی خان میں بہت نام پایا اور وہ ہمارے بزرگ بھائی مولانا صوفی اللہ وسایا تھے۔

مولانا صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان کے معروف قصبہ سید کے رہائشی تھے' کاملو برادری سے تعلق تھا۔ ان کے والد متوسط طبقہ کے زمیندار تھے۔ آپ نے جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ سرائیکی کے ایک اور نامور خطیب حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی ارکان میں سے تھے' ڈیرہ غازی خان میں تقریر کے لئے گئے تو نوجوان عالم دین مولانا صوفی اللہ وسایا کو مجلس تحفظ ختم نبوت میں لے آئے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سرپرستی اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا اللہ وسایا

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ کی شاگردی نے مولانا صوفی اللہ وسایا کو کندن بنا دیا۔ ڈیرہ غازی خان ان کا حلقہ تبلیغ مقرر ہوا' آپ نے اس زمانہ میں ڈیرہ غازی خان' راجن پور کا چپہ چپہ چھان مارا' کوئی علاقہ اور بستی ایسی نہ تھی جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم نہ کی ہو' کام کی وسعت کے پیش نظر ایک زمانہ میں ڈیرہ غازی خان اور کوئٹہ کی مجلس کی علیحدہ رپورٹ شائع ہوتی تھی جو مرکزی روئیداد کے علاوہ ہوتی تھی۔ وادیٔ جبل اور پہاڑی علاقوں میں اونٹوں پر سفر کرتے' پیدل چلنا ان سب متذکرہ حضرات کے ساتھ سال بھر میں ایک دو دفعہ پورے ضلع کے تبلیغی اسفار کا ہونا ایک معمول تھا' صوفی صاحب کی شبانہ روز محنت کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا' ایک وقت میں ڈیرہ غازی خان کی دینی پہچان مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب بن گئے۔ کوئی دینی ادارہ' جماعت ان کے مشورہ کے بغیر نہ چلتی تھی۔

علماء میں ان کی مثال ستاروں میں چاند کی سی تھی' رنگ سانولا' قد متوسط' جسم بھاری' گفتگو میں ربط کے قائل نہ تھے' ہمیشہ عشق و مستی کی زبان بولتے' جو بات کرتے جذبہ سے کرتے' دل سے نکلتی تھی' دلوں پر پڑتی تھی' خدمت خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا' غریب' مسکین پسے ہوئے پسماندہ لوگ آتے' آپ ان کے تھانوں' کچہریوں کے کام کرواتے تھے۔ بات کے دھنی تھے' جہاں جاتے کام کرا کر واپس لوٹتے تھے۔ سیدھی لٹھ چلانے کے عادی تھے' لگی لپٹی کے قائل نہ تھے' ان کے جذبہ عشق و مستی نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے' ضلعی و ڈویژنل انتظامیہ کا ان کے مؤقف کو مانے بغیر چارہ نہ ہوتا تھا' دوستوں کے دوست تھے' جس سے دوستی ہو گئی اسے عمر بھر نبھاتے تھے۔ جس افسر سے ایک بار ملنا ہوتا وہ زندگی بھر کے لئے آپ کا گرویدہ ہو جاتا' آپ ان تعلقات سے غریب لوگوں کے کام نکلواتے' خدمت خلق اور جذبہ صادق نے آپ کو

علاقہ کا ہر دلعزیز بلکہ بے تاج بادشاہ بنا دیا تھا۔ متوکل علی اللہ تھے اور یہی ان کا سرمایہ تھا' دوست ان پر جان چھڑکتے تھے' گھر سے پیدل نکلے' سواری کرائی' چل پڑے' ہفتہ بھر میں ضلع بھر کا دورہ مکمل کر آتے' جو ملتا اس سے کرایہ ادا کر دیا' خالی جیب گھر سے جاتے اور اسی طرح واپس آ جاتے تھے' کسی پولیس افسر سے سلام دعا ہو جاتی تو یہ صورتحال بن جاتی کہ پولیس کی گاڑی' پولیس کی نگرانی' پولیس ڈرائیور کے ہمراہ علاقہ میں تبلیغی دورے کرتے تھے' آپ کی ایسی دھاک بیٹھ گئی تھی کہ بڑے سے بڑے سردار آپ کے نام سے رعب کھاتے تھے' ڈیرہ غازی خان کے درودیوار پر آپ کی جرأت و بہادری کے نشان ثبت ہیں۔

ایک بار کمپنی باغ کے جلسہ عام میں ایک وزیر اپنی تقریر میں دین دار طبقہ کو رگید رہے تھے۔ صوفی اللہ وسایا کو اطلاع ہوئی' اکیلے وہاں جا دھمکے۔ اتفاق سے نماز کا وقت تھا' قریبی مسجد پیارے والی میں اذان دی' لوگ آپ کی آواز سے مانوس تھے' ان کے کان کھڑے ہوئے' اذان کے اختتام پر اعلان کیا: آؤ لوگو نماز کی طرف' حاضرین ایک دم اٹھے' مسجد بھر گئی اور جلسہ اجڑ گیا' وزیر صاحب کی تقریر ختم ہو گئی' صوفی صاحب نے اسپیکر پر نماز پڑھائی' دعا میں وزیر کی پوری تقریر کا جواب دیا' یوں اکیلے آپ کی جرأت نے اقتدار کو چاروں شانے چت کر دیا' اس طرح کے واقعات شب و روز ان کی زندگی کا عام معمول تھے' آپ کی گدائے فقیر' صدائے بے نوا' پر شہد کی مکھیوں کی طرح لوگ جمع ہو جاتے تھے' علاقہ بھر میں آپ کے نام کی گونج تھی اور آپ کی دھاک بیٹھ گئی تھی۔ بڑے بڑے سورماؤں آپ کے نام سے پتے پانی ہو جاتے تھے۔ ایک بار بستی تیمرانی کے قریب بستی شیر خان میں میر منڈ قادیانی زمیندار کو مسجد کے کونہ میں دفن کر دیا گیا' آپ کو پتہ چلا تو سینہ سپر ہو گئے۔ علاقہ کے تمام مکاتب فکر کو جمع کیا۔ آگ پانی کو جمع کر کے قادیانیوں کے مقابل لا کھڑا کیا۔

خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے چشم و چراغ خواجہ عبدمناف کو ساتھ ملایا۔ مذہب و سیاست کے سربرآوردہ حضرات کو یکجا کر کے تحریک کی بنیاد اٹھائی' جلسے ہوئے' بستی تیمرانی کے جلسہ میں قادیانیوں نے آدمی بھیج کر پتھراؤ کیا۔ آپ شیروں کی طرح ڈٹ گئے' جلسہ کامیاب رہا' بستی سے تحریک تونسہ شریف تحصیل تک پھیل گئی۔ دن رات جلسوں سے تحریک کو پروان چڑھایا۔ تب ربوہ کے قادیانی علی الاعلان دعوے کرتے نہ تھکتے تھے کہ اب مولویوں کا مقابلہ سرمایہ دار' زمیندار' وڈیرے' جاگیردار' نمبردار سے ہے۔ خود بھی علاقے کے رواج کے مطابق اپنے قبیلہ کا سردار تھا۔ ضلعی انتظامیہ ان کے زیر اثر تھی' تب ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے ایک مرحلہ پر مذہبی امور کے زیر اہتمام قادیانی مسئلہ پر ایک کمیٹی قائم ہوئی۔ مذہبی امور کے وزیر ملک خدا بخش ٹوانہ تھے' جونیجو صاحب نے ان کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ڈیرہ غازی خان جا کر مسئلہ کو حل کریں' یہ دفع الوقتی تھی' یا بعد میں قادیانی دباؤ کہ انہوں نے تاریخ مقرر کر کے ملتوی کر دی۔ صوفی اللہ وسایا نے ڈیرہ غازی خان میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا۔ اجتماع جمعہ ایک گراؤنڈ میں ہوا' جمعہ کے بعد جلوس نے ایس پی' ڈی سی آفس جانا تھا۔ ہزاروں خلق خدا کے جلو میں صوفی اللہ وسایا مرحوم کی قیادت تھی' تمام دینی جماعتوں کے ضلعی سربراہوں کے ہمراہ آپ روانہ ہوئے۔ شہر کے درودیوار گونج اٹھے' آگے مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی بھی جلوس میں آ شامل ہوئے۔ فقیر راقم ابتدائی جلسوں سے آج کے جلوس تک صوفی اللہ وسایا کی زیر قیادت شریک رہا تھا' اس جلسہ میں لاہور سے شیعہ مکتب فکر کے رہنما علامہ علی غضنفر کراروی بھی شریک ہوئے' جلوس نکلنے کے تھوڑی دیر بعد ممکنہ حالات کو سامنے رکھ کر فقیر نے ان کو دفتر بھجوا دیا کہ آپ آرام کریں' جلوس کے بعد اکٹھے ملتان چلیں گے' پورے ضلع سے کارکنوں کی نمائندگی موجود تھی' بلاشبہ ہزاروں کا جلوس تھا۔ ڈی سی' ایس پی نے دفتر سے باہر نکل کر بات چیت کرنا چاہی۔ فقیر نے جا کر صوفی اللہ وسایا کے کندھے پر ہاتھ رکھا کہ مولانا اب وقت ہے' جلوس کی طاقت آپ کی پشت پر ہے' انتظامیہ سے قادیانی مردہ کے اخراج کے لئے کل کی تاریخ طے کرالو' جلوس پرامن منتشر کر دو۔ کل پولیس افسروں کے ہمراہ آپ جائیں اور قادیانی مردہ نکلوائیں۔ صوفی صاحب مصر تھے کہ ابھی چلیں' جلوس کے ہمراہ جائیں گے' یہ ممکن نہ تھا' میری بات سن کر صوفی رو پڑے کہ حکومت مجھ سے وعدے کرتی ہے' مہینہ ہو گیا ہے' مجھے سمجھیں کہ میں کربلا میں اکیلا کھڑا ہوں۔ میرے لئے صوفی صاحب کو اس ماحول میں قائل کرنا مشکل ہو گیا تو میں پیچھے ہٹ آیا' پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا' صوفی صاحب بھاری جسم کے تھے' حضرت تونسوی صاحب بوڑھے' پولیس کی زد میں آ گئے' خوب لاٹھی چارج ہوا' کئی رہنما زخمی ہو گئے' بریلوی مکتب فکر کے رہنما جناب محمد خان لغاری بھی زخمی ہوئے' سب حضرات کو بیسیوں رفقاء سمیت

زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا۔ فقیر افراتفری میں دفتر آیا' علامہ کراروی کو ساتھ لیا' ملتان کے لئے عازم سفر ہوا' تھوڑی دیر بعد دفتر پر چھاپہ پڑا' موجود سب حضرات بھی حوالہ زنداں ہوگئے' پولیس افسران کے وحشیانہ آپریشن سے ایک بار سراسیمگی پھیل گئی۔ ریڈیو' اخبارات میں خبر آئی' قومی اسمبلی میں تحریک التوا پیش ہوئی' ہم نے جلسوں اور مظاہروں کا اعلان کردیا' حکومت کو وعدہ خلافی پر کوسا گیا' اس دور کے حکمرانوں میں کچھ احساس باقی تھا' ٹیلیویژن پر پوری قوم کے سامنے وعدے خلافی کے الزام کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ پولیس گئی' قادیانی نمبردار کی لاش مسجد سے نکال کر اس کی اپنی حویلی میں دبا دی گئی۔ صوفی اللہ وسایا فاتح شیر گڑھ بن گئے۔ قادیانیوں پر اوس پڑ گئی' قادیانی غیر مسلم ہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان علیحدہ' غیر مسلموں کے مرگھٹ علیحدہ' یہ مالک کے کاغذات میں تقسیم وفرق موجود ہے۔ پوری مغربی دنیا میں مسلم' غیر مسلم قبرستانوں میں یہ تمیز موجود ہے' لیکن جان بوجھ کر قادیانی خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرکے آئین سے انحراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔

قادیانی قیادت جان بوجھ کر قادیانیوں کے مردے خراب کرا کر قوم کو الو بناتی اور خود کو مظلوم ثابت کرتی ہے۔ اس تحریک کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ شادن لنڈ میں چالیس قادیانی مسلمان ہوگئے کہ جب دنیا میں مسلمانوں کے ہم علیحدہ' مرنے کے بعد بھی مسلمانوں میں دفن نہ ہوسکیں تو لعنت ہے اس قادیانیت پر' خود اس ٹمن دار قادیانی کا ایک قریبی عزیز بیٹا یا پوتا ایک مرحلہ پر صوفی اللہ وسایا کے پاس آیا اور قادیانیت ترک کرنے کا ارادہ کیا' صوفی اللہ وسایا نے فقیر کو فون کیا کہ کیا کرنا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ (بہت اچھا لیکن) کوئی سیاسی چال نہ ہو' فون بند کیا' اس سے اسٹامپ لکھوایا' مرزا قادیانی کے کفر پر دستخط لے کر فارغ کردیا' مجھے فون کیا کہ توبہ کرادی' مرزا قادیانی کو اس نے کافر کہا' قادیانیوں کی ذلت ہوئی' ان سے اس کی لڑائی ہوئی' دشمن ذلیل ہوا' یہ نہ سہی اس کی اگلی نسل سے قادیانیت کے جراثیم بھی ختم ہوجائیں گے' اگر پھر مرتد ہوا' ہم زندہ رہے تو پھر دمادم مست قلندر کرنے میں کیا دیر لگتی ہے؟ میدان بھی ہے' سواری بھی' شاہسوار بھی ہے۔ غرض خوب آدمی تھے' پھر قادیانی مردوں کے اخراج از قبرستان مسلم کی تحریک کو پروان چڑھایا۔ پورے ضلع کو صاف کردیا' رہے نام اللہ کا' اس قسم کے ان کے مجاہدانہ کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنماؤں میں سے تھے' جرأت مند' باہمت' بہادر انسان تھے' ان کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا اور زبان نفاق سے پاک تھی' جو کہتے تھے کرکے دکھاتے تھے۔ آخر وقت تک مرد غازی' مجاہد کی طرح ستیزہ کار رہے۔ آخری عمر میں شوگر نے کمزور کردیا' دل و دماغ آخر تک متحرک رہے' یہی مومن کی شان ہے۔

۲۱/فروری ۲۰۰۵ء کو انتقال ہوا' ۲۲/فروری کو مثالی جنازہ ہوا' ضلع بھر سے لوگ قافلہ در قافلہ آئے' عدیم النظیر حاضری تھی' آپ کے استاذ مولانا محمد قاسم نے جنازہ پڑھایا' آبائی قبرستان میں خلد نشین ہوئے۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

☆☆..........☆☆

پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے' پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تک تحریک جاری رہے گی: علماء

قصور...... ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ ناموس رسالتؐ کے قانون کو چھیڑا گیا تو حکمرانوں کا انجام برا ہوگا۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ مولانا احمد یار قادری ایڈووکیٹ نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا میں کوئی کمی قبول نہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا لڑکیوں کو نیکریں پہنانے اور جہاد کو دہشت گردی کہنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ مولانا جاوید قصوری نے کہا کہ علماء حجروں سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنے کے لئے میدان میں نکل چکے ہیں' داڑھی کا مذاق اڑانے والوں کے دن گنے جاچکے ہیں۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے کہا کہ ہم اس ملک میں قرآن وسنت کے منافی نصاب تعلیم کو نہیں چلنے دیں گے' گولیاں اور ہتھکڑیاں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔ کانفرنس میں مولانا سید عبدالمالک شاہ' مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی' مولانا تاج محمود نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر مسعود الحسن' مولانا عبداللطیف الہ آبادی' حاجی محمد شفیع مغل' قاری مشتاق احمد' میاں معصوم انصاری' قاری حبیب اللہ قادری' حاجی اللہ دتہ مجاہد' علاقہ کی مذہبی دینی فلاحی تنظیموں کے سربراہوں' مقامی وکلا اور صحافیوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔

کھانسی، نزلہ، زکام

کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرّب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

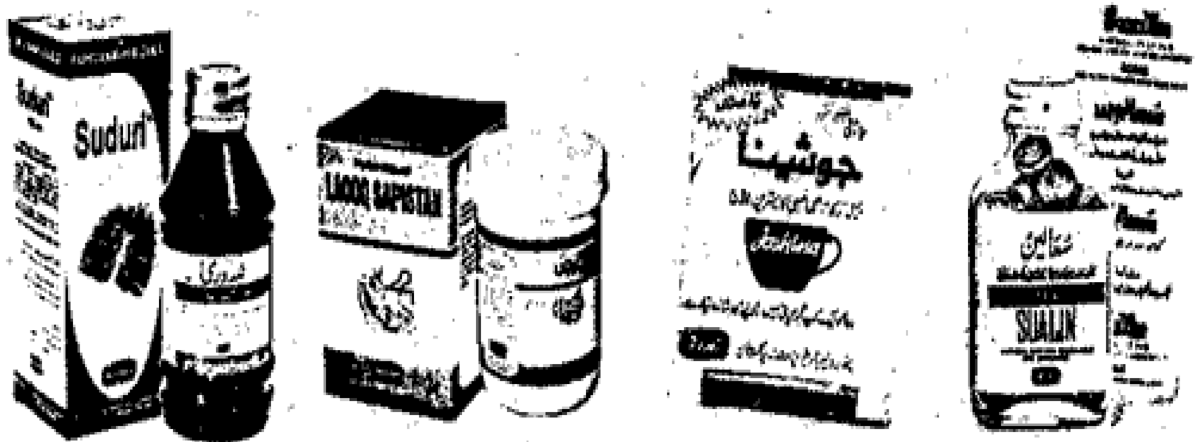

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔ جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مُضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔ جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔ اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔

ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔

شوگر فری صُدوری بھی دستیاب ہے۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری ۔۔ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

Adarts-SJLS-1/2001

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

ساہیوال..... کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶/فروری بعد نماز عشاء جامعہ علوم شرعیہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مقررین نے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر براجمان سکہ بند قادیانیوں نے ایوان صدر کے گرد گھیرا تنگ کیا ہوا ہے اور ہم پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو ختم کرنے کے حکومتی فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا قانون توہین رسالت جس طرح کی ترمیم کی گئی ہے اس کی نظیر دنیا کے کسی ملک اور کسی آئین میں نہیں ملتی۔ حکمرانوں نے توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی کی ہے اور انہیں مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور ناموس رسالت سے کھیلنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ اسلامی شعائر، حدود آرڈیننس، قانون رسالت اور علماء کرام کے خلاف پرویز مشرف کا تند و تیز لب و لہجہ ان کی اسلام دشمنی اور بدنیتی کی غمازی کرتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا اور توہین رسالت ایکٹ میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی گئی تو اسلام و ملک دشمن حکمرانوں سے اقتدار چھین لیا جائے گا۔ قانون رسالت کو غیر موثر کر کے توہین رسالت کے مرتکب لوگوں کو عوام کے سپرد کیا جا رہا ہے اور حکمرانوں کے پاس کون سی گارنٹی ہے کہ ترمیم کے ذریعے ہی غلط استعمال رک جائے گا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد یار صدیقی نے کہا کہ حکمرانوں نے مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو حکومت کا دھڑن تختہ کر دیا جائے گا۔ مشہور عالم دین مفتی رشید احمد العلوی نے کہا کہ مشترکہ جدوجہد کے توسط سے ہی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہے۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ناظم مالیات مولانا حافظ محمد طارق مسعود نے کہا کہ مفتی محمود کی پارلیمنٹ اور اس کے باہر کی دینی خدمات تاریخ کا روشن باب ہے اور ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف و مطالبات کی مکمل تائید کرتے ہوئے حکومت سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے اندراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما قاری محمد طاہر رشیدی نے کہا کہ عوام کو فحاشی اور نیکر پہننے پر برانگیختہ کرنے والے حکمران فرعون اور نمرود کے حشر کو بھی یاد رکھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ نیکر پروگرام شب اپنے گھر تک محدود رکھیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج نہ ہوا اور توہین رسالت ایکٹ میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی گئی تو حکمرانوں کا جینا دوبھر کر دیں گے۔ کانفرنس سے قاری عبدالجبار، مولانا انعام اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد احمد رشیدی، مولانا عبدالباقی، عبدالعلیم حنفی، قاری محمد عثمان، قاری محمد اشفاق احمد اور حافظ محمد دلشاد سمیت تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں ہڑپہ، نور شاہ، کچرا، ساہیوال کے گرد و نواح سے عوام الناس نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ علاوہ حافظ محمد نافع مسعود نے جدوجہد کر کے اس سارے پروگرام کو انٹرنیٹ پر چلایا، اور یوں یہ پروگرام پوری دنیا بھی میں ریلے کیا گیا۔ یورپ کے لوگ مولانا اللہ وسایا کی تقریر کے دوران نیٹ پر ہی اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہے۔

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان اور وزیر دفاع سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون تعزیرات پاکستان کی خصوصی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت غیر مسلم قادیانیوں، مرزائیوں کی شناخت کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جلد از جلد وفاقی کابینہ کا اجلاس بلا کر مذہب کے خانہ کی بحالی کا فیصلہ کیا جائے اور وفاقی کابینہ کی مقرر کردہ چھ رکنی کمیٹی

سے بلاتاخیر رپورٹ طلب کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ ہے۔ یہ ہرگز سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ چونکہ قادیانی آئینی ترمیم کے مطابق خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے' اس لئے ان کے لئے الگ قانون موجود ہے جس کے تحت قادیانی خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے اور اگر وہ ایسا کریں تو اس کی سزا تین سال قید بامشقت بمعہ جرمانہ مقرر ہے۔ قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت جان بوجھ کر اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ طے شدہ مسئلہ کو چھیڑنے پر وزارت داخلہ کے خلاف کارروائی کی جائے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ انہوں نے صدر اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بنانے کیلئے امریکہ سے درآمد شدہ سافٹ ویئر کو تبدیل کرکے پاکستانی کمپیوٹر انجینئروں سے نیا کمپیوٹر سافٹ ویئر تیار کرایا جائے اور امریکی سافٹ ویئر پر دو کروڑ ۷۰ لاکھ روپے خرچ کرنے کے بجائے مقامی سطح پر اس سے بہتر مرتب کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۲/فروری کو کراچی کے ایک انگریزی اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں نئے پاسپورٹ کے نمونے شامل کئے گئے ہیں اور اس میں بتایا گیا ہے کہ مذہب کے خانہ کے بغیر نئے پاسپورٹ کا کمپیوٹر سافٹ ویئر امریکہ سے منگوایا گیا ہے' اس لئے اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ جب وزرائے اعظم کے عمرے کے دوروں پر کروڑوں روپے خرچ ہوسکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ درج کرنے کے لئے نیا کمپیوٹر سافٹ ویئر نہیں بنایا جاسکتا۔ دیگر مسلم ممالک ملائیشیا' انڈونیشیا وغیرہ میں پاسپورٹ میں مذہب کا کالم نہیں ہے لیکن وہ ممالک نظریاتی مملکت نہیں ہیں جبکہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے اور اس میں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں واقع ہے' اس لئے پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کی مہر لگانے کی بجائے مذہب کا خانہ بحال کرکے اس میں مذہب کا اندراج کیا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت چناب نگر اور ٹلفورڈ لندن کی طرف سے انٹرنیٹ پر فرضی مظالم کی من گھڑت رپورٹیں شائع کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وفاقی وزیر آئی ٹی' چیئرمین پی ٹی اے اور حساس ایجنسیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں مرزا مسرور احمد قادیانی اور مرزا خورشید احمد قادیانی کے خلاف ان کی کردار کشی کے جرم میں مقدمات چلائے جائیں اور قادیانیوں کی جانب سے ان کے نام پر بنائی گئی ویب سائٹ کو بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال مئی میں بھی قادیانی جماعت نے اپنے اوپر مظالم کی من گھڑت داستانیں بنا کر انٹرنیٹ پر ۸۹ صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں میرے خلاف تین صفحات پر توہین آمیز مواد شائع کیا تھا' اس کے بعد پھر دو صفحات پر حکومت اور ساری دنیا کے سامنے دہائی دی گئی تھی کہ مولوی فقیر محمد کے ظلم سے بچایا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کو خبردار کیا کہ وہ ایسی گھٹیا غیر قانونی حرکتوں سے باز آجائے ورنہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کی ''تاریخ محمودیت'' انٹرنیٹ پر جاری کردی جائے گی۔ انہوں نے وزیراعظم' وزیراعلیٰ پنجاب اور سیکریٹری ہاؤسنگ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی پیپلز کالونی نمبر۱ کے پلاٹ نمبر ۲۹۰ ڈی بلاک کے پانچ کنال کے رقبہ پر غیر قانونی طور پر قادیانی عبادت گاہ/جماعت خانہ اور لائبریری کی تعمیر پر مستقل پابندی لگائے جائے اور منسوخ شدہ نقشہ پلاٹ ۲۵/اپریل ۱۹۹۰ء اور دوسرے منسوخ شدہ نقشہ ۱۰/اپریل ۲۰۰۱ء کو فائل سے غائب کرنے اور اس کی برآمدگی کیلئے محکمہ ہاؤسنگ فیصل آباد کے ذمہ داران کے خلاف مقدمات چلائے جائیں اور تیسرے منسوخ شدہ نقشے پلاٹ ۱۰/فروری ۲۰۰۵ء کا تحفظ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ ہاؤسنگ کے قصوروار افسران کو معطل کیا جائے اور پلاٹ سیل کیا جائے۔ ۱۹۵۴ء سے الاٹ شدہ پلاٹ خالی چلا آرہا ہے جسے فوت شدہ الاٹی قادیانی جماعت چناب نگر کو عطیہ دے چکا ہے اور قادیانی جماعت محکمہ ہاؤسنگ کے افسران سے ساز باز کرکے ہر حال میں اس پلاٹ پر خفیہ طور پر غیر قانونی طور پر اپنی قادیانی عبادت گاہ بنانا چاہتی ہے۔ مسلمان الاٹی ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ اس سے قبل اس پلاٹ پر تین دفعہ خفیہ طور پر قادیانی عبادت گاہ بنانے کی کوشش کی گئی جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ناکام بنایا۔ دریں اثنا وزیراعظم پاکستان نے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک فیصل آباد مارکیٹ کی دکان نمبر۲۲ کے قانونی کرایہ دار کو بے دخلی کا نوٹس جاری کرنے پر چیف سیکریٹری پنجاب سے پندرہ روز کے اندر رپورٹ طلب کرلی ہے۔ اس امر کی اطلاع پرائم منسٹر سیکریٹریٹ کے ڈپٹی سیکریٹری حسین گل طوری نے ایک یادداشت کے ذریعہ مولوی فقیر محمد کو دی۔ قبل ازیں مولوی فقیر محمد نے ایک یادداشت کے ذریعہ وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کیا تھا کہ پنجاب کوآپریٹو بینک فیصل آباد کے زونل چیف' جنرل منیجر لاہور اور

رجسٹرار کو آرپی ٹو پنجاب کی طرف سے غیر قانونی اور انتقامی کارروائی کے طور پر کو آرپی ٹو مارکیٹ ایل بازار کی ۲۸ دکانوں میں سے صرف دکان نمبر۳۲ کے جائز قانونی کرایہ دار کو دیئے گئے بے دخلی کے غیر قانونی نوٹس کو خارج کیا جائے اور اختیارات کے ناجائز استعمال اور بدنیتی پر مبنی نوٹس جاری کرنے پر متذکرہ افسران بیوروکریسی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے' قانون کی حکمرانی بحال کی جائے اور ناانصافی اور لاقانونیت کا خاتمہ کیا جائے۔ کرایہ کی تحریر شدہ لیز ڈیڈ کے مطابق ۴۴ سال یعنی ۱۹۸۰ء سے ہر ماہ باقاعدگی سے دکان کا کرایہ ادا کیا جارہا ہے۔ مارکیٹ میں کسی اور دکان کے کرایہ دار کو نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔ دکان صرف ۱۰x۱۰ فٹ لمبی چوڑی ہے۔ اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم ہے۔ یہ قادیانی جماعت کی سازش ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب کرایہ داروں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔

اوکاڑہ...... آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۹/ مارچ کو اسلام آباد میں مارچ کیا جائے گا اور جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پاکستان میں گستاخ رسول ایکٹ ترمیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا' اگر قانون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نہیں کرسکے گا تو پھر ہم اپنے خون کا نذرانہ پیش کرکے منظور کرائیں گے۔ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا سید شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ حکمران امریکا اور امریکی ایجنٹ قادیانیوں کو خوش کرنے کی بجائے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے عقیدہ ختم نبوت' تحفظ ناموس رسالت کو نہ چھیڑیں۔ اگر ختم نبوت کے قوانین کو چھیڑا گیا تو پھر مسلمان عوام حکمرانوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ جماعت اسلامی کے مرکزی نائب امیر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرکے قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ مسلمانان پاکستان بیت اللہ تقدس کے لئے جانیں اور قادیانیوں کی سازشوں کو نہیں چلنے دیں گے۔ شاہین ختم نبوت مولانا وسایا نے کہا کہ حکمرانوں کے دن گنے جاچکے ہیں۔ پندرہ کروڑ عوام اسلام آباد مارچ کرکے مشرف کا خانہ خراب کردیں گے اور پرویز مشرف اب مسلمانوں کا صدر نہیں بلکہ مرزائیوں' منافقوں کے ٹولہ کا صدر ہے۔ انشاء اللہ یہ تحریک قادیانیوں کے خاتمے کی تحریک ثابت ہوگی۔ مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ ہم حجروں سے نکل کر اب میدان عمل میں آچکے ہیں اگر تحفظ ناموس رسالت کے قوانین کو چھیڑا گیا تو حکمرانوں کا انجام بُرا ہوگا۔ مولانا عبدالحی عابد' سید سبطین نقوی نے کہا کہ حکمرانوں کا پرچے درج کرنا بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے ہر جگہ انشاء اللہ مشرف اور امریکی وسامراج اور اس کا یہ ٹولہ رسوا ہوگا۔ کانفرنس میں مولانا غلام محمود انور' مفتی غلام مصطفیٰ' قاری محمد الیاس' مولانا عبدالاحد' مفتی عبدالقیوم' سید رمضان شاہ' محمد یونس صدیقی' حافظ عبدالسمیع' ڈاکٹر لیاقت علی کوثر' شہزاد انجم انصاری سمیت متعدد علماء کرام نے کثیر تعداد میں کانفرنس میں شرکت کی۔ بعد میں حکمرانوں نے ۱۶ ایم پی او کے تحت علماء حق کے خلاف پرچے درج کردیئے۔

چناب نگر...... کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ و چناب نگر کا ایک اہم اجلاس متحدہ مجلس عمل کے مولانا محمد عبدالوارث کی زیر صدارت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز ٹھیک گیارہ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ شرکاء اجلاس جن میں عوام الناس کے علاوہ چنیوٹ و چناب نگر کے علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا مسعود احمد سروری' مولانا ملک محمد خلیل احمد' مولانا محمد یعقوب ربانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد مغیرہ' مولانا خان عابد حسین' قاری محمد یوسف' مولانا محمد ثناء اللہ' قاری محمد ایوب اہلحدیث' ڈاکٹر محمد ریاض شاہد' محمد یونس وحید' مولانا محمد اسماعیل نے حکومت کے قادیانیت نوازی پر مبنی اقدامات کی مذمت کی۔ شرکاء اجلاس نے اسے اسلام دشمنی اور قادیانیت نوازی قرار دیا۔ شرکاء اجلاس نے متفقہ قرارداد منظور کی کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری بحال کرے۔ اسی سلسلے میں چار مارچ کا جمعۃ المبارک اجتماعی و احتجاجی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں ادا کیا جائے گا' جس میں حکومت سے پاسپورٹ میں مذہب کی بحالی پر پُرزور احتجاج کیا جائے گا۔ ۶/ مارچ کا باقاعدہ اجلاس چنیوٹ میں منعقد ہوگا' جس میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے سلسلے میں اگلے اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ۹/ مارچ کو اسلام آباد میں ہونے والے آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں شرکت کی تیاری کی جائے گی۔

چیچہ وطنی...... اسلام آباد میں منعقد ہونے والے احتجاجی مظاہرے اور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے چیچہ وطنی سے ایک بڑا قافلہ اسلام آباد روانہ ہوا۔ قافلے کی قیادت مولانا عبدالباقی' مولانا کفایت اللہ حنفی' قاری زاہد اقبال اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ہی فرمارہے تھے۔ نیز چیچہ وطنی اور ساہیوال' ہڑپہ سے قافلوں کے علاوہ بھی لوگوں کی بڑی تعداد انفرادی طور پر بھی مظاہرے میں شریک ہوئی۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۱۲

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا، آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا، خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

”عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد و انا احمد وان الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔“ (مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی، بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

”حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو کھلے طور پر نبی اللہ اور رسول اللہ پیش کیا ہے اور اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء و مرسلین میں شامل فرمایا ہے...... آیات قرآنیہ بینہ کے لفظ رسول کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہرانا صاف اور صریح اس امر کی بین دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود من حیث النبوت ان ہی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے جن معنوں میں ان آیات سے دیگر انبیاء سابقین مراد لئے جاتے ہیں۔“

(۱۳/ستمبر ۱۹۱۴ء اخبار ”الفضل“ قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۸)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ، پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا، جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا، وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے، اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان